1155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 20۔ جولائی 2010

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. جناب خرم نواب: یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بھر کے شہروں اور قصبوں میں موجودہ اور آئندہ تعمیر ہونے والے bypasses کو Limited Excess Road ڈیکلیئر کرتے ہوئے ان کے ارد گرد ہر قسم کی تعمیرات پر فوری پابندی عائد کر دی جائے۔

2. ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سرکاری سرپرستی میں اور مخیر حضرات کی مدد سے قرآن یونیورسٹی کے نام سے ایک یونیورسٹی قائم کی جائے جس میں سائنٹیفک طریق پر قرآن حکیم کی تحقیق ہو اور یونیورسٹی ہذا میں قرآن حکیم کی تفسیر اور تجدید سے متعلق تعلیم و تحقیق کا اہتمام ہو۔

3. محترمہ سیمل کامران: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت صوبہ میں بی۔اے تک طلباء و طالبات کے لئے مفت تعلیم کا اہتمام کرے۔

4. انجینئر شہزاد الٰہی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اعلان شدہ ڈیرہ غازی خان میڈیکل کالج میں دیگر صوبوں کے طلباء و طالبات کے لئے بھی کوٹا مختص کیا جائے تاکہ تمام صوبوں کے درمیان بھائی چارے اور قومی یکجہتی کو فروغ ملے۔

5. چودھری ظہیر الدین خان: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ دوران سروس وفات پانے والے سرکاری ملازمین کی فیملی پنشن، گراس پنشن 50 فیصد کی

بجائے 60 فیصد اور کمیوٹیشن (commutation) 25 فیصد کی بجائے
40 فیصد دی جائے۔

1157

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

منگل، 20۔ جولائی 2010

(یوم الثلاثہ، 7۔ شعبان المعظم 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 14 منٹ

پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ۙ وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ۙ وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ۙ
لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ
سٰفِلِيۡنَ ۙ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ
اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ
بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ

سُوۡرَةُ التِّين آیات 1 تا 8

انجیر کی قسم اور زیتون کی (1) اور طور سینین کی (2) اور اس امن والے شہر کی (3) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے (4) پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا (5) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے (6) تو (اے آدم زاد) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ (7) کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ (8)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل الفت سرکار ﷺ بسانے کے لئے ہے
جاں آپ ﷺ کی حرمت پہ لٹانے کے لئے ہے
دل کہنے لگا کرتے ہی گنبد کا نظارہ
یہ نقش تو آنکھوں میں سجانے کے لئے ہے
ہم امتی ان کے ہیں تو کیسے رہیں محروم
جب ان ﷺ کا کرم سارے زمانے کے لئے ہے
سرور جو بلاوا نہیں آیا کئی دن سے
یہ تیری طلب اور بڑھانے کے لئے ہے

سوالات

(محکمہ جات بہبود آبادی و ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر بہبود آبادی اور ٹرانسپورٹ کے محکمہ جات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ملک اقبال احمد لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترم!آپ کو کیسے بتایا جائے؟ میرے خیال میں بہتر رہے گا کہ آپ تھوڑا سا ان کے پاس چلے جائیں یا ان کو اپنے پاس بلا لیں۔ میں ہر روز تو explanation دیتا ہوں کہ وقفہ سوالات کے دوران ہمارا متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس دوران کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لئے جائیں گے۔ میں بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔

ملک اقبال احمد لنگڑیال: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے، اگر آپ مجھے موقع دے دیتے تو بہتر تھا لیکن جیسے آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی اور میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔ میاں نصیر احمد صاحب پہلا سوال آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 213 ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پریس والے بھائی نظر نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبائی محکمہ بہبود آبادی، 07-2006 میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے فنڈز، اخراجات و دیگر تفصیلات

*213: میاں نصیر احمد: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی محکمہ بہبود آبادی خاندانی مرد و خواتین کی منصوبہ بندی کے لئے مختلف طریقے تجویز کرتا ہے، ان سے متعلق ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے تشہیری مہم کا سہارا لیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کا زیادہ بجٹ تشہیری مہم پر خرچ ہوتا ہے، تشہیری مہم پر مالی سال 07-2006 اور 08-2007 میں مختص کی جانے والی رقم سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے مختلف طریقوں پر عمل کرنے والے مرد و خواتین مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کے طریقوں پر عمل کرنے والے مرد و خواتین کو کوئی مالی فائدہ بھی دیا جاتا ہے، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) محکمہ بہبود آبادی مرد و خواتین کی خاندانی منصوبہ بندی کے لئے مندرجہ ذیل طریقے تجویز کرتا ہے:-

خواتین کے لئے

عارضی طریقے	مستقل طریقے
خاندانی منصوبہ بندی کی گولیاں	خاندانی منصوبہ بندی کا آپریشن (نل بندی)
خاندانی منصوبہ بندی کا ٹیکہ	
نارپلانٹ (بازو میں رکھنے والا کیپسول)	
مانع حمل چھلا	
(i) کاپر ٹی Copper T	
(ii) ملٹی لوڈ Multi Load	
ایمرجنسی مانع حمل گولیاں Contraceptive tab	

مردوں کے لئے

(a) کنڈوم خاندانی منصوبہ بندی کا آپریشن (نس بندی)

(ب) محکمہ بہبود آبادی پنجاب کے تحت خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ وکالتی مہم کی تشکیل بھی کی گئی ہے۔ اس مہم کا مقصد معاشرے کے اہم طبقات مثلاً پالیسی ساز، سیاست دان، مذہبی رہنما، نوجوان اور نو بالغ افراد تک بہبود آبادی کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس کی سرگرمیوں میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے پروگرام کی تشہیر، آؤٹ ڈور تشہیر جس میں پوسٹرز بروشرز پمفلٹس اور Giveaway آئٹمز کی پرنٹنگ ہورڈنگز اور Kiosks، ثقافتی میلوں اور نمائشوں میں سٹال لگانا سیمینار اور ٹریننگ ورکشاپس کا انعقاد، محکمے کی اہم عمارتوں کی Branding صوبائی اور ضلعی سطح پر میڈیا سنٹرز کا قیام شامل ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ کا زیادہ بجٹ تشہیری مہم پر خرچ ہوتا ہے۔ تشہیری مہم پر مالی سال 07-2006 اور 08-2007 میں مختص کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کل مختص بجٹ	اشتہاری مہم کا بجٹ	فیصد بجٹ
2006-07	1389.000 ملین روپے	45.000 ملین روپے	3 فیصد
2007-08	1355.000 ملین روپے	25.195 ملین روپے	1.86 فیصد

(د) دیگر ادویات کی طرح خاندانی منصوبہ بندی کی ادویات کے بھی چند ضمنی اثرات ہو سکتے ہیں جن میں سر درد، پیٹ میں معمولی درد، متلی کی کیفیت، وزن بڑھنا، مزاج میں تبدیلی یا ماہواری کی عارضی بندش یا زیادتی شامل ہیں۔ یہ اثرات خاندانی منصوبہ بندی کی مصنوعات کے استعمال کے ابتدائی دنوں میں عارضی طور پر ہو سکتے ہیں تاہم کلائنٹ کو کونسلنگ کے ذریعے پیشگی آگاہ کر دیا جاتا ہے اور ان اثرات کو ادویات سے باآسانی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صرف آپریشن کروانے والے مرد و خواتین کو محکمہ کی طرف سے مالی فائدہ دیا جاتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) نل بندی کروانے والی خواتین کو 250 روپے نس بندی کروانے والے مردوں کو 500 روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپریشن کے بعد refreshment اور ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں یہ کہا گیا ہے کہ صوبائی محکمہ بہبود آبادی خاندان، مرد و خواتین کی منصوبہ بندی کے لئے مختلف طریقے تجویز کرتا ہے۔ میرا یہاں پر سوال ہے کہ

محکمہ بہبود آبادی کے ایک ڈیپارٹمنٹ کا کوٹ لکھپت کے اندر ایک main office ہے، کاہنہ کے اندر بھی ہے اور قصور میں بھی ہے، مجھے دس دن پہلے وہاں جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے جتنے افسران ہیں تو ان سے by chance مجھے گفتگو کرنے کا موقع بھی ملا، ہر ایک سے میں نے جب ان کی اپنی فیملی کے بارے میں پوچھا تو پانچ، چھ اور سات بچوں کی average تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی فیملی کے بارے میں پوچھا یا ان کی فیملی کے بارے میں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان کی فیملی کے بارے میں کیونکہ فیملی پلاننگ کے متعلقہ آفیسر تھے اور محکمہ صحت کے چار دفتر جو خواتین نے بنائے ہیں وہ بھی میرے حلقے کے اندر ہیں اور وہاں سے بھی مجھے انفارمیشن لینے کا اتفاق ہوا تو وہاں پر بھی 5.5 average تھی۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ محکمہ بہبود آبادی جو کام کر رہا ہے، جو ٹیم اس کے لئے انہوں نے مختص کی ہے، وہ لوگ جو اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہیں اور جو لوگوں کو convince کرتے ہیں کہ ہم نے پاکستان کی بہتری کے لئے، اس صوبہ کی بہتری کے لئے فیملی پلاننگ کے ساتھ چلنا ہے اور فیملی کی پلاننگ کرنی ہے اگر اس ڈیپارٹمنٹ کے اندر کام کرنے والے لوگ ہی اس ڈیپارٹمنٹ کے اغراض و مقاصد سے convinced نہیں ہیں اور اس کی تائید نہیں کرتے تو وہ پھر اس محکمہ کے اندر کام کس طرح کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، اپنا supplementary question بتائیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو اتنے پلاننگ کے طریقے بتائے ہیں تو محکمہ بہبود آبادی میں کام کرنے والے ہزاروں افراد پر وہ implement نہیں ہوتے یا وہ لاگو نہیں ہوتے؟

جناب سپیکر: جی، اب ان کا جواب سنیں کہ کیا فرما رہے ہیں۔ جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً ان کا اثر سب پر ہونا چاہئے لیکن سوال میں اس حوالے سے کوئی انفارمیشن نہیں پوچھی گئی کہ اس حوالے سے کیا انفارمیشن ہے؟ میرا خیال ہے کہ جو convince کرنے کا تعلق ہے، تو ضروری نہیں ہے کہ ان کی جو انفارمیشن ہے اس کے مطابق ہی سارے اس کیٹیگری میں آتے ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کسی کے بچے زیادہ ہوں لیکن یقیناً اس ڈیپارٹمنٹ کے رزلٹ کے مطابق آبادی کی رفتار کم ہوئی ہے جو کہ 2.98 سے 2.07 تک اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کی وجہ سے ہی نیچے آئی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے اور سوال یہ تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے تشہیری مہم کا سہارا لیا جاتا ہے؟ میری یہاں پر گزارش یہ ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس محکمہ کی جو تشہیری مہم ہے وہ آبادی میں اضافہ کی سب سے بڑی وجہ ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ جو تشہیر چلاتا ہے اس کے اندر ایک بچی اور بچے کو دکھایا جاتا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال کریں، کمنٹری نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں بھی انہیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال کرنے سے پہلے ذرا اس کو clear کرنا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی کو دکھایا جاتا ہے اور لاشعوری طور پر ذہن میں یہ بٹھادیا جاتا ہے کہ جب تک خاندان کے اندر ایک بیٹا اور ایک بیٹی نہیں ہوں گے تو خاندان مکمل نہیں ہوتا۔اس مہم کی بنیاد دو بیٹے بھی ہو سکتے ہیں اور دو بیٹیاں بھی ہو سکتی ہیں لیکن جو تمام صحت کے مراکز ہیں ان پر ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی تصویر دکھائی ہوئی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس تشہیری مہم کے دوران ایک لڑکی اور لڑکا کا دکھایا جانا ضروری ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ symbol بتا رہے ہیں، کوئی ایسی بات نہیں۔ میرے خیال میں سیکرٹری صاحب اس کا جواب رہنے دیں اور آپ چھوڑ دیں۔ جی، next supplementary کوئی نہیں؟ اب اگلا سوال نمبر 1923 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف رکھتی ہیں؟۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں۔ جی، dispose of کیا جاتا ہے۔ میاں نصیر احمد صاحب! اس کے بعد پھر اگلا سوال آپ کا آگیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ان کے سوالات اس طرح کے معاملہ میں زیادہ کیوں آتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ ان سے پھر پوچھیں گے۔ یہ محنت کرتے ہیں اور واقعی ہی محنت کرتے ہیں۔ جی!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 220 ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میاں نصیر احمد: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

صوبہ پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے
بیرون ممالک سے مالی امداد کی صورتحال

*220: میاں نصیر احمد: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے صوبائی سطح پر منصوبے جاری ہیں، ان منصوبوں کے نام اور تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) صوبائی حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کے منصوبے کے لئے مالی سال 2006-07 اور 2007-08 میں کل کتنی رقم مختص کی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بیرون ممالک سے آسان شرائط پر قرضے اور مالی امداد ملتی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان قرضوں اور مالی امداد سے متعلق تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) صوبہ پنجاب میں خاندانی منصوبہ بندی اور شرح پیدائش میں کمی لانے کے لئے صوبائی سطح پر درج ذیل منصوبے جاری ہیں۔

1۔ بہبود آبادی پروگرام (2003-08) اس پروگرام کے تحت تولیدی صحت کی سہولیات کو اپنی سماجی اور ثقافتی اقدار میں رہتے ہوئے 100 فیصد آبادی تک پہنچانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ فیملی پلاننگ پروگرام میں مردوں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کو یقینی اور مؤثر بنایا جارہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت حکمت عملی کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

a. فلاحی مراکز کی تعداد کو 990 سے بڑھا کر 1500 تک لانا۔

b. تولیدی صحت کے مراکز کی تعداد کو 51 سے بڑھا کر 66 کی سطح تک لانا۔

c. ڈاکٹرز کی زیر نگرانی موبائل سروس یونٹ کی تعداد کو 70 سے بڑھا کر 117 کرنا۔

ایشیائی ترقیاتی بنک تولیدی صحت پراجیکٹ

2۔ اس پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل اضلاع میں فیملی پلاننگ کی خدمات پہنچائی جا رہی ہیں:۔

(a)	لودھراں	(b)	پاکپتن
(c)	منڈی بہاؤالدین	(d)	بہاولنگر
(e)	نارووال	(f)	جھنگ
(g)	وہاڑی	(h)	رحیم یار خان
(i)	لیہ	(j)	مظفر گڑھ

اس پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل سرگرمیاں جاری ہیں۔

I. فلاحی مراکز کے معیار میں بہتری لانا۔

II. غریبوں اور محروم افراد کو بنیادی صحت کی سہولیات کی فراہمی

III. تولیدی صحت کی خدمات کی ترویج وانتظام وانصرام

(ب) پاپولیشن ویلفیئر پروگرام کے لئے مختص کی جانے والی رقم وفاقی حکومت مہیا کرتی ہے۔ جس کی release بذریعہ محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب ہوتی ہے۔ صوبائی حکومت اس سلسلے میں کوئی علیحدہ رقم مختص نہیں کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کی مالی سال 07-2006 اور 08-2007 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	مختص شدہ رقم
2006-07	1389.000 ملین روپے
2007-08	1355.000 ملین روپے

(ج) یہ درست نہ ہے۔ صوبائی حکومت کو خاندانی منصوبہ بندی کے لئے بیرون ممالک سے کوئی امداد یا قرضہ نہیں ملتا۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ Social Welfare Department نے 2003 اور 2008 میں اس پروگرام کے تحت جو سماجی اور ثقافتی ادوار کا آغاز کیا تھا اس پروگرام کے تحت 100 فیصد تک سہولتیں آبادی کو پہنچائی گئی ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ 2003 اور 2008 کے اندر جب یہ

مہم شروع کی گئی تھی تو پنجاب کے اندر آبادی کی شرح کا تناسب کیا تھا اور آج اس پروگرام کی completion کے بعد اس کی شرح تناسب میں کتنا فرق آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، 2003 اور 2008 میں آبادی کا تناسب کیا تھا اور آج یہ تناسب کیا ہے؟ آپ سے آبادی کا تناسب پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! جب یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا تو اس وقت آبادی کا تناسب تقریباً 2.98 growth rate تھا اور اب اس پروگرام کے مکمل ہونے کے بعد 1.73 کے قریب ہے۔

جناب سپیکر: ان کی رپورٹ کے مطابق تو بہت حوصلہ افزا بات ہے۔ جی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! 2.98 تو overall Pakistan کا growth rate ہے اور میں پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! جب یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا تو اس وقت یہ population rate پنجاب کا تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ جتنی بھی ہماری رپورٹس ہیں اگر internet پر جائیں تو یہ پاکستان کا growth rate 2.98 ہے اور پنجاب کا 2.98 نہیں ہے اور جو دوسری figures دے رہے ہیں وہ بھی یہ overall Pakistan کی دے رہے ہیں اور یہ بھی پنجاب کی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ پنجاب کی بات پوچھ رہے ہیں۔ Bell دو دفعہ ہو چکی ہے لیکن اب آپ کی مرضی ہے کہ اگر آپ سوال کرنا چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔ اس کی ذرا درستی کروائیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے پنجاب کے بارے میں پوچھا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا دیں کہ یہ انہوں نے تصدیق کہاں سے کی ہے کہ 2.98 پنجاب کا growth rate ہے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے پاکستان کا ہی بتایا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! پنجاب بھی پاکستان میں آتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ شاید may be figures اور ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مجھ سے ہی مخاطب رہیں اور ادھر نہ دیکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! اس پروگرام کے حوالے سے جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ اس وقت جو population rate تھا اسے پاپولیشن پروگرام کی وجہ سے کم کرکے 1.73 تک لایا گیا ہے تو یقیناً اس سے فرق پڑا ہے اور آبادی کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جس طرح سے وہ آپ سے figures مانگ رہے ہیں وہ میرے خیال میں آپ کے پاس نہیں آ رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ میں exact figure لے کر بتا دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ آپ باقاعدہ 8 کروڑ اور 7 کروڑ کی آبادی کو mix کرکے مجھے figures بتا رہے ہیں۔ یہ پارلیمانی سیکرٹری پنجاب کے ہیں اس لئے مجھے پنجاب کی 2003 اور 2010 کی figures چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! پنجاب کی exact figure 2.78 ہے۔

جناب سپیکر: جی، پنجاب کی 2.78 exact figure بتا رہے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر یہ 2009 کی ہے، 2010 کی بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ اب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جب یہ پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ 1998 میں جب یہ census ہوا تھا اس وقت یہ figures تھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ایک بہت valid ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی اپنا بخار نکالیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (الف)(1) کے اندر یہ لکھا ہے کہ اس پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل اضلاع میں فیملی پلاننگ کی خدمات پہنچائی جارہی ہیں:۔

(a)	لودھراں	(b)	پاکپتن
(c)	منڈی بہاؤالدین	(d)	بہاولنگر
(e)	نارووال	(f)	جھنگ
(g)	وہاڑی	(h)	رحیم یار خان
(i)	لیہ	(j)	مظفر گڑھ

جناب سپیکر: ڈی جی خان کو چھوڑ گئے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: نہیں۔ جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان اضلاع کو کیوں select کیا گیا، کیا یہاں پر آبادی باقیوں سے زیادہ تھی، اس آبادی کو کنٹرول کرنے کی زیادہ ضرورت تھی، باقی جگہوں پر آبادی کم تھی، کس criteria کے تحت ان اضلاع کو select کیا گیا اور باقیوں کو کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں ان اضلاع کو کیوں select کیا گیا اور باقیوں کو کیوں نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جی، یقیناً یہ areas تھوڑے سے backward ہیں تو یہاں پر اس پروگرام کی زیادہ ضرورت تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف backward areas کی population کنٹرول کرنی ہے تاکہ جو غریب بچے پیدا کر رہے ہیں وہ نہ کریں اور امیر بے شک بچے پیدا کرتے رہیں۔ یہ criteria ہے، مجھے criteria بتادیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): Basically یہ Asian Development Bank کا پراجیکٹ تھا انہوں نے اس پروگرام کے لئے دس ڈسٹرکٹ select کئے تھے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا تھا کہ criteria کیا تھا، کس معیار پر، کس وجہ سے ان دس اضلاع کو select کیا گیا اور باقیوں کو نہیں چُنا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی(انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):جناب سپیکر !یہ ایک pilot project تھا۔ ان کو select کرنے میں اگر کوئی factor دیکھا جائے تو یہی نظر آتا ہے کہ backwardness ہی ہے یہاں پر اس مہم کی زیادہ requirement تھی۔

جناب سپیکر: جی،اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!.On her behalf (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر محترمہ ثمینہ خاور حیات کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!سوال نمبر 1924 ہے۔اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بند روڈ لاہور پر قائم بس سٹینڈ کی تفصیلات

*1924: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکندریہ کالونی بند روڈ پر بنایا جانے والا بس سٹینڈ سرکاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اڈا آرٹی اے کی مدد سے تعمیر کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اڈے سے چلنے والی بسیں کوچز، مزدا وغیرہ یتیم خانے سے ہی مڑ کر واپس اڈے پر آجاتی ہیں اور منظور شدہ روٹ کو پورا نہیں کرتیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ(جناب محمد خرم گلفام):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے سکندریہ کالونی میں بند روڈ پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے بس سٹینڈ تعمیر کیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے sources سے تعمیر کروایا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے تاہم اگر کوئی بس، کوچ یا مزدا اپنا روٹ مکمل نہ کرے تو اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جز(الف) میں سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سکندریہ کالونی بند روڈ پر بنایا جانے والا بس سٹینڈ سرکاری ہے؟ جواب یہ دیا گیا کہ جی ہاں، یہ درست ہے سکندریہ کالونی میں بند روڈ پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے بس سٹینڈ تعمیر کیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کب تعمیر کیا گیا؟

محترمہ ساجدہ میر: 1998 میں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ خود جواب دے لیں گے۔ آپ نہ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام): جناب سپیکر! exact date ابھی میرے پاس نہیں ہے۔ یہ fresh question کر دیں میں ان کو exact date بتا دوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ 2002 میں بنا یا 2004 میں بنا۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ 4 بج کر 14 منٹ پر 19۔ اکتوبر کو بنا تھا۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کون سے سال میں بنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے 28-10-2008 میں as a part of General Bus Stand notify کیا ہے۔

جناب سپیکر: شاباش! بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اڈا، آر ٹی اے کی مدد سے تعمیر کیا گیا ہے؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے sources سے تعمیر کروایا ہے، یہ کتنی مالیت سے تعمیر کروایا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام): جناب سپیکر! یہ اڈا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تعمیر کیا ہے، محکمہ ٹرانسپورٹ نے تعمیر نہیں کیا۔ جو ہماری District Regional Transport Authority ہے اس نے تعمیر نہیں کیا ہے۔ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، ڈی سی او کے تحت تعمیر ہوا ہے تو اس کی لاگت ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ سوال ٹرانسپورٹ کے محکمے سے related نہیں تھا۔ Rules of the Business کہتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس ایک سوال آتا ہے جو آپ سے related نہیں ہے تو آپ اس کو اس کے متعلقہ محکمہ کو بھیجتے ہیں کہ اس کا جواب دو تو کیا متعلقہ محکمہ والوں نے یہ سوال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو بھیجا؟

جناب سپیکر: جی، نہیں ۔ انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ سٹی گورنمنٹ نے اس کو بنایا ہے محکمہ ٹرانسپورٹ نے اس کو نہیں بنایا۔ Matter ends.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام): جناب سپیکر! میں اس میں وضاحت کر دوں۔ اس میں محترمہ کی طرف سے یہ سوال آیا تھا کہ یہ RTA نے تعمیر کیا ہے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، کس نے تعمیر کیا ہے تو اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے کہ تعمیر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کیا ہے۔ اس کی لاگت کے بارے میں سوال نہیں ہے۔ اگر لاگت کا سوال ہوتا تو ہم یقیناً سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے اس کی لاگت بھی پوچھ لیتے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کسی منصوبے کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو اس کے بارے میں پوری information اکٹھی ہونی چاہئے تاکہ اگر کوئی ضمنی سوال آئے تو اس کا جواب دیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، ان کے پاس ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میرا پرانا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ پہلے وزراء کرام اور پارلیمانی سیکرٹریز کے پاس پوری انفارمیشن ہوا کرتی تھی اور محکمے کے جو افسران visitors box میں بیٹھتے ہیں اگر کوئی چیز missing ہوتی تھی تو وہاں سے پرچی بھی آ جایا کرتی تھی اور بتا دیتے تھے کہ یہ انفارمیشن اس طرح سے ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ دو چار گھنٹے بیٹھ کر تھوڑی سی محنت کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، محنت وہ کرتے ہیں۔ محنت اور زیادہ کرنی چاہئے لیکن ان کے جوابات ٹھیک ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر فائزہ اصغر صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ It is disposed of. جی، محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2661 ہے۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ، ٹرانسپورٹرز کی طرف سے زیادہ کرایہ وصول کرنے کا مسئلہ

*2661: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹر گوجرہ سے اوکاڑہ تک کا کرایہ 25روپے وصول کر رہے ہیں؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے تیل کی قیمتوں میں کمی کے باوجود ٹرانسپورٹرز اپنی مرضی سے کرایہ وصول کر رہے ہیں؟
(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تیل کی قیمتوں میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹرانسپورٹ کے کرائے کم کرنے پر غور کر رہی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام):

(الف) یہ درست نہ ہے اوکاڑہ سے گوگیرہ شرح کرایہ 70 پیسے فی کلو میٹر کے حساب سے 15.40 روپے بنتا ہے جس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا جا چکا ہے اور کرایہ نامہ کی کاپیاں تمام پبلک ٹرانسپورٹ کے اندر اور تمام اڈا جات پر بھی نمایاں جگہوں پر آویزاں کروا دی گئی ہیں۔ DRTA اوکاڑہ کا عملہ باقاعدگی کے ساتھ مختلف اوقات میں کرایہ نامہ کی بابت چیکنگ بھی کرتا رہتا ہے۔
(ب) یہ درست نہ ہے صوبہ پنجاب میں حکومت کے مروجہ منظور شدہ کرایہ نامہ کے مطابق ٹرانسپورٹر کرایہ وصول کر رہے ہیں اور جو کوئی ٹرانسپورٹر بھی اس کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا جاتا ہے اس کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔
(ج) ماہ نومبر 2008 میں ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں حکومت نے 24۔نومبر 2008 کو اربن اور انٹر سٹی کرایوں میں نمایاں کمی کی۔ ڈیزل کی قیمت میں کمی کا تناسب 10 فیصد تھا جبکہ کرایوں میں کمی کا تناسب تقریباً 10 سے 12 فیصد تک تھا۔ اگر حکومت تیل کی قیمتوں میں substantive decrease کرے گی تو کرایوں میں کمی پر غور کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس پر میں کیا ضمنی سوال کروں کیونکہ اس جواب کو موصول ہوئے اتنا وقت گزر گیا ہے۔ یہ 6۔اگست 2009 ایک سال پہلے کا سوال ہے اور میں نے کرایوں کے متعلق سوال کیا تھا اب تو حالات کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہیں۔ میں اس پر اب کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گی۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت اس روٹ پر کوئی علیحدہ سے ٹرانسپورٹ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام): جناب سپیکر! اگلا سوال اسی سے متعلق ہے وہ کسی اور محترمہ کا ہے خواتین کو سفری سہولیات مہیا کرنے کے حوالے سے اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کا جواب ابھی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پالیسی پھر اس میں جائے گی۔ مہربانی۔ اب اگلا سوال ڈاکٹر فائزہ اصغر صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! On her behalf. (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر ڈاکٹر فائزہ اصغر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 3947 ہے۔ Answer to be taken as read.

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آبادی کو کم کرنے کے اقدامات و تفصیلات

*3947: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی کو 1.92 فیصد سے کم کر کے 1.59 فیصد تک لانے کے لئے صوبہ میں فیملی سنٹرز اور تحصیل کی سطح پر 54 نئے تولیدی مراکز صحت بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ منصوبہ مکمل نہ کیا جا سکا، اس کی وجوہات کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) یہ درست ہے کہ آبادی کو 1.92 فیصد سے کم کر کے 1.59 فیصد تک لانے کے لئے صوبہ بھر میں 1500 فیملی ویلفیئر سنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا یہ فلاحی مراکز خوش اسلوبی کے ساتھ عوام الناس کو خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں ضلعی اور تحصیل کی سطح پر موجود ہسپتالوں میں مراکز تولیدی صحت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلے میں 130 مراکز کا ہدف مقرر کیا گیا۔ اب تک 86 مراکز اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ 34 مراکز اپنے تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جبکہ 8 مراکز کی تعمیر

کے لئے مناسب جگہ میسر نہیں ہے۔تاہم ضلعی حکومتوں اور محکمہ صحت سے اس سلسلے میں رابطہ کیا جارہا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ منصوبہ مکمل نہیں کیا جا سکا ہے۔130 مراکز کے قیام کے ہدف میں سے 86 مراکز مکمل ہو چکے ہیں۔34 مراکز موجودہ مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے جبکہ 8 مراکز کے قیام کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتالوں میں جگہ کی عدم دستیابی کی وجہ سے تعمیر نہیں کی جا سکی ہے۔تاہم اس سلسلے میں مناسب جگہ کی نشاندہی کے لئے ضلعی حکومتوں اور محکمہ صحت سے بات چیت جاری ہے۔

یہ منصوبہ سال 2003 میں شروع کیا گیا اور اس کو 2008 میں مکمل کیا جانا تھا۔تاہم وزارت بہبود آبادی نے اس منصوبہ کی مدت میں ایک سال کی توسیع کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ آبادی کو 1.92 فیصد سے کم کر کے 1.59 فیصد تک لانے کے لئے صوبہ میں فیملی سنٹرز اور تحصیل کی سطح پر 54 نئے تولیدی مراکز صحت بنانے کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ درست ہے۔ابھی تھوڑی دیر پہلے تو انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب کی آبادی 2.78 یا اسی طرح ہے تو ان کا وہ والا جواب درست تھا یا یہ والا جواب درست ہے؟ وہ تقریباً پونے تین فیصد تھا یہ تقریباً 2 فیصد ہے تو اس میں اچھا خاصا فرق ہے۔یہ بتا دیں کہ کیا ان کا وہ والا جواب درست تھا، اُس وقت غلط بیانی کی گئی ہے یا اب غلط بیانی کی گئی ہے؟ اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: figure کی غلطی قابلِ معافی ہے۔جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! اصل میں اس کی جو assessment ہے یہ مختلف اداروں کی طرف سے ہے۔یہ میں نے آپ کو latest figure بتائی ہے۔اس میں تمام کا consensus تھا وہ figure جو میں نے پہلے quote کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کوئی حتمی figure بتا دیں۔1.92، 1.59، 2.78 یا 2.98 ہے؟ حتمی figure بتا دیں کہ پنجاب کی آبادی کا growth rate یہ ہے، وہ ایک ہی نمبر ہو سکتا ہے۔وہ 1.52 سے

2.79 تک vary نہیں کر سکتا۔ان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ان کے محکمے کے مطابق ایک نمبر بتادیں کہ کیا نمبر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جی،اس وقت پنجاب کی آبادی کا growth rate 1.73 ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: 1.73 کا اس میں ذکر ہے اور نہ ہی آپ کے پُرانے جواب میں ذکر ہے تو اس کا مطلب ہے کہ 1.73 ایک نیا نمبر آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی،اب وہ آپ کو latest figure بتا رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ کون سی تاریخ کا نمبر ہے،کون سی تاریخ کو ہمارا growth rate 1.73 ہے؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو آج کا بتا رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس پر میرا ایک اور ضمنی سوال ہے ۔ 13 فروری کو یہ 1.92 تھا۔آج 20۔جولائی تک یہ 1.73 ہو گیا ہے۔ یہ محکمہ بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔انہوں نے لکھا تھا کہ 13۔فروری کو چونتیس مراکز اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں تو فروری سے لے کر جولائی تک ان چونتیس میں سے کتنے مراکز کو انہوں نے مکمل کیا ہے؟

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی،نہیں۔ابھی آپ تشریف رکھیں۔ان کا سوال ہے،پہلے ان کی طرف سے آنے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اس جواب کے جز (الف) میں انہوں نے لکھا ہے کہ چونتیس مراکز اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں جبکہ آٹھ مراکز کی تعمیر کے لئے مناسب جگہ میسر نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ فروری سے لے کر جولائی تک ان چونتیس میں سے کتنے مکمل ہو گئے ہیں اور وہ آٹھ جن کے لئے جگہ نہیں تھی ان کے لئے کیا progress ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): اس میں سے چوبیس مکمل ہو چکے ہیں باقی آٹھ کے لئے جگہ available نہیں ہے، وہاں کوئی dispute ہو گیا ہے اس لئے ان کو جگہ provide نہیں ہو سکی کسی نے stay لے لیا ہے اس لئے وہاں پر construction نہیں ہو سکی۔

جناب سپیکر: ابھی یہ figures پورے نہیں ہوئے۔ چوبیس اور آٹھ کتنے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب والا! بائیس اس سے پہلے complete ہو چکے تھے اور وہ اس وقت functional ہیں۔ چونسٹھ additional بننے تھے جن میں سے بائیس functional ہیں، چوبیس complete ہو چکے ہیں لیکن وہ ابھی تک functional نہیں ہیں، سات زیر تعمیر ہیں اور گیارہ پر کام نہیں ہو سکا کیونکہ ان کی جگہ کا dispute پیدا ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 2668 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالا۔ شہر میں بغیر لائسنس چلنے والے رکشوں کی تفصیلات

*2668: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالا شہر میں سات ہزار سے زائد رکشے ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ شہر میں چلنے والے رکشوں میں متعدد تعداد بغیر لائسنس سے چلنے والے رکشوں کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمرشل موٹر وہیکل ایگزامینر کے عملے کی ملی بھگت سے بغیر لائسنس چلنے والے رکشوں کی بہتات ہے؟

(د) محکمہ ٹرانسپورٹ نے غیر قانونی طور پر چلنے والے رکشوں کے خلاف جو کارروائی کی، بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خُرم گلفام):

(الف) درست ہے مگر اس کے تدارک کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر SOTR-1/MISC-71/88(P-II) مورخہ 9۔ جنوری 2005 کے مطابق two stroke رکشوں کے روٹ پرمٹ کے اجراء، تجدید اور Fitness Certificate پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے اور two stroke رکشا کے مالکان کی مالی مجبوریوں اور دیگر مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ان رکشوں کو مرحلہ وار ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مزید یہ کہ شہریوں کو آلودگی سے

پاک ماحول فراہم کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے four stroke CNG رکشے آسان اقساط پر مہیا کرنے کی سکیم مختلف شیڈولڈ بنکوں / مالی اداروں کے توسط سے جاری کر رکھی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام مشکلات کے باوجود بغیر لائسنس رکشا چلانے والوں کے خلاف باقاعدگی سے کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس جرم میں ملوث پائے جانے والے ڈرائیوروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرتے ہوئے زیر دفعہ 112/5،112/3 موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 کے تحت چالان کئے جاتے ہیں اور ایسے افراد کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔اسی ضمن میں ماہ جنوری تا اپریل 2009 کے دوران عملہ DRTA گوجرانوالا نے بغیر لائسنس رکشا چلانے والے 38 ڈرائیوروں کے چالان کئے۔

(ج) موٹر وہیکلز ایگزامنیر گوجرانوالا کا عملہ صرف ایک جونیئر کلرک پر مشتمل ہے جو کہ نان ٹیکنیکل آدمی ہے اور صرف دفتری امور نمٹانے و ریکارڈ کی مناسب دیکھ بھال پر مامور ہے۔ مزید یہ کہ اسے قطعی طور پر کسی قسم کی ٹریفک چیکنگ کا اختیار حاصل نہ ہے۔لہذا اس کی ملی بھگت سے بغیر لائسنس چلنے والے رکشوں کی بہتات کا کوئی جواز نہ ہے۔

(د) محکمہ ٹرانسپورٹ نے غیر قانونی طور پر چلنے والے رکشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے جنوری 2009 سے تاحال 625 رکشوں کے چالان کئے اور اس مد میں مبلغ -/150,300 روپے جرمانہ وصول کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ ان رکشوں کو مرحلہ وار ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔اس کی وضاحت کر دیں کہ یہ کتنے مراحل میں ہوگا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ سی این جی رکشے آسان اقساط پر مہیا کرنے کے لئے سکیم شیڈولڈ بنکوں اور مالی اداروں کے توسط سے جاری کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو رکشے دیئے جائیں گے کس criteria کے تحت دیئے جائیں گے اور کتنا ایڈوانس لیا جائے گا یا ضمانت کے طور پر ان سے کیا لیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جس تاریخ کو یعنی 2009 میں جب یہ سوال موصول ہوا تھا تب گورنمنٹ کی پالیسی یہ تھی کہ۔۔۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: اب 2010 ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! محکمہ نے 2009 میں ہی اس سوال کا جواب بھیج دیا تھا اسمبلی ریکارڈ میں یہ گم ہو گیا یا کیا مسئلہ ہوا اس لئے پھر ہمیں یہ دوبارہ بھیجنا پڑا۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق 26-09-2009 کو ہم نے اس سوال کا جواب بھیج دیا تھا۔ اس میں یہ عرض کروں گا کہ جب انہوں نے سوال کیا تب ہماری سکیم یہ تھی کہ ان کو مختلف شیڈولڈ بنکوں سے آسان اقساط پر قرضے کی سہولت مہیا کی گئی تھی تاکہ لوگ وہاں سے قرضہ لے کر رکشے خرید سکیں لیکن اب پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کے تعاون سے ایک سکیم شروع کی جا رہی ہے جس میں یہ جو two stroke رکشے ہیں ان کو four stroke میں convert کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ان کی مالی مدد کی جا رہی ہے اور ایک estimate کے مطابق 33 ہزار روپیہ فی رکشا خرچ آئے گا۔

جناب سپیکر: کتنے ہزار؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! 33 ہزار روپے۔ اس میں یہ ہے کہ 16 ہزار مالک ادا کرے گا اور باقی جو 16 یا 17 ہزار رہے وہ فیڈرل گورنمنٹ اور پنجاب گورنمنٹ مل کر بوجھ برداشت کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب محمد یلیین سوہل: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: سوہل صاحب کی طرف سے ضمنی سوال آ گیا ہے، ذرا غور سے سنیں۔

جناب محمد یلیین سوہل: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس سوال کے جواب میں لائسنس کی جو بات کی گئی ہے یہ لائسنس رکشے کا ہے یا رکشا چلانے والے کا ہے؟ جو رکشا چلاتے ہیں ان میں سے اکثریت نابالغ بچوں کی ہوتی ہے ان کا اگر لائسنس نہیں ہے تو رکشا کے لائسنس کا کیا کرنا ہے، مجھے اس بات کا جواب دے دیں کہ جب چلانے والے کا ہی لائسنس نہیں ہے تو کیا رکشا کا لائسنس لازمی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ لائسنس جو یہاں پر پوچھا گیا ہے یقیناً یہ رکشا کا لائسنس ہے یعنی License plus Fitness

Certificate جو بھی اس کی requirement ہوتی ہے، اس کے علاوہ جہاں تک ڈرائیور کے لائسنس کی بات ہے اس کے لئے قانون موجود ہے، ہر ڈرائیور کے پاس لائسنس ہونا چاہئے، سوہل صاحب کے پاس بھی ہونا چاہئے، میرے پاس بھی ہونا چاہئے اور رکشا ڈرائیور کے پاس بھی ہونا چاہئے۔ ہاں! اگر نہیں ہے تو پھر ٹریفک پولیس موجود ہے وہ اس کا چالان کرتی ہے۔

جناب محمد یٰسین سوہل: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نابالغ بچے رکشا کیوں چلاتے ہیں؟

جناب سپیکر: ان کو کنٹرول کیا جائے۔ محکمہ سے کہیں کہ اس کو کنٹرول کریں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب والا! اس کو کون کنٹرول کرے گا، 12 سال کے بچے رکشا چلا رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹریفک پولیس کنٹرول کرے گی۔ یہ ذمہ داری ٹریفک پولیس کی ہے۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! On her behalf.

جناب سپیکر: آپ نے پہلے دو سوال پوچھ لئے ہیں، اب آپ نہیں پوچھ سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ہمارے بندے ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ دو سوال پوچھ چکے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ہمارے لئے چھوٹ دے دیں۔ سپیکر کے پاس اس بات کا اختیار ہے بلکہ سپیکر کے پاس بڑے اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اپنا سوال اپنے ساتھی کو دے دیں۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! میں پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوچھیں۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔ On her behalf Question No 4362 and answer may be taken as read. (معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ بہبود آبادی کے مراکز صحت میں سہولیات کی تفصیلات

*4362: محترمہ زوبیہ رُباب ملک: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا محکمہ بہبود آبادی کے مراکز صحت کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان مراکز صحت میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) اس ضلع کے محکمہ ہذا میں ڈاکٹرز کی اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیاں پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(د) کیا اس ضلع میں موبائل یونٹ بھی محکمہ ہذا کے کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو تحصیل بھلوال میں موبائل یونٹ کتنے کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں محکمہ ہذا کے سنٹر اور موبائل یونٹ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹوٹل 53 فلاحی مراکز بہبود آبادی، تین مراکز صحت توالد:"A"، تین مراکز صحت توالد:"B" اور پانچ موبائل سروس یونٹ قائم ہیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس وقت ضلع سرگودھا میں بہبود آبادی کے 53 فلاحی مراکز، پانچ موبائل سروس یونٹ، تین مراکز صحت توالد۔"A" اور تین مراکز صحت توالد "B" کام کر رہے ہیں۔ان مراکز میں مانع حمل ادویات، زنانہ، مردانہ آپریشن اور عام بیماریوں کی ادویات کی مفت فراہمی کی سہولیات میسر ہیں۔اس کے علاوہ زچہ و بچہ اور ماں بچے کی صحت کے حوالے سے مفید مشورے اور مناسب علاج معالجہ کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔اس وقت ضلع سرگودھا میں 122 میل موبلائزرز مختلف یونین کونسلز میں کام کر رہے ہیں جو مرد حضرات سے رابطہ کر کے انہیں صحت و فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں اور چھوٹے خاندان کے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہیں اور مانع حمل ادویات اور سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔جس سے عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔محکمہ بہبود آبادی ضلع سرگودھا عوامی نمائندوں، علما اکرام، ڈاکٹرز، این جی اوز، ٹیچرز اور دیگر سماجی تنظیموں کے ساتھ ملکر عوام کو صحت و فیملی پلاننگ کی

سہولیات بہم پہنچانے کے لئے عملی طور پر کوشاں ہیں تاکہ عوام کو صحت و فیملی پلاننگ کی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کی جا سکیں۔

(ج) محکمہ ہذا ضلع سرگودھا میں ڈاکٹرز کی کل اسامیاں 11 ہیں جن میں سے 6 اسامیوں پر ڈاکٹرز تعینات ہیں اور 5 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

اسامی کا نام	جگہ تعیناتی	اسامی پُر ہے یا خالی
سینئر میڈیکل آفیسر	مرکز صحت توالد سرگودھا	اسامی خالی ہے۔
ویمن میڈیکل آفیسر	مرکز صحت توالد سرگودھا	اسامی خالی ہے
ویمن میڈیکل آفیسر	مرکز صحت توالد بھلوال	اسامی خالی ہے
ویمن میڈیکل آفیسر	مرکز صحت توالد شاہپور	ڈاکٹر تعینات ہے
ڈپٹی ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفیسر ٹیکنیکل	ڈسٹرکٹ پاپولیشن ویلفیئر آفس سرگودھا	ڈاکٹر تعینات ہے۔
ویمن میڈیکل آفیسر	موبائل سروس یونٹ سرگودھا	ڈاکٹر تعینات ہے
ویمن میڈیکل آفیسر	موبائل سروس یونٹ بھلوال	ڈاکٹر تعینات ہے۔
ویمن میڈیکل آفیسر	موبائل سروس یونٹ ساہیوال	ڈاکٹر تعینات ہے۔
ویمن میڈیکل آفیسر	موبائل سروس یونٹ شاہپور	اسامی خالی ہے۔
ویمن میڈیکل آفیسر	موبائل سروس یونٹ سلانوالی	اسامی خالی ہے
میڈیکل آفیسر	وزیکٹمی سنٹر سرگودھا	ڈاکٹر تعینات ہے

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے پانچ موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں اور تحصیل بھلوال میں ایک موبائل یونٹ کام کر رہا ہے۔

(ہ) حکومت کی پالیسی کے مطابق ہر تحصیل کی سطح پر ایک موبائل سروس یونٹ قائم کیا جاتا ہے اور ضلع ہذا کی ہر تحصیل میں موبائل سروس یونٹ کام کر رہے ہیں۔البتہ حکومت فلاحی مراکز میں اضافے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شیر علی خان: جناب والا! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ ہذا سرگودھا میں ڈاکٹروں کی کل اسامیاں گیارہ ہیں جن میں سے چھ اسامیوں پر ڈاکٹر تعینات ہیں اور پندرہ اسامیاں خالی ہیں اور ان کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔اس سوال کا جواب یکم مارچ کو آیا تھا تو کیا پچھلے پانچ ماہ میں ان خالی اسامیوں کو پُر کر دیا گیا ہے یا نہیں اور اگر نہیں کیا گیا تو کب تک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، خالی اسامیوں کی کیا پوزیشن ہے، کیا ان کو پُر کر دیا گیا ہے یا ابھی خالی ہیں؟ اتنی سی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): یہ ابھی خالی ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی خالی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کا ابھی process ہو رہا ہے اور جب process مکمل ہو جائے گا یہ اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! یہ کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: ایک process ہے اس کو مکمل ہوتے ہوئے ٹائم لگتا ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس process کو مکمل ہونے میں کتنا ٹائم لگے گا؟

جناب سپیکر: آپ اندازاً بتا دیں اس کے لئے exact date نہیں دی جا سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب والا! اس کے لئے اشتہار دیا گیا تھا لیکن اس کے لئے امیدوار ہی نہیں آئے۔

جناب سپیکر: محترمہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! On her behalf. Question No 2751 اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے معزز خاتون ممبر سیدہ ماجدہ زیدی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں نان سی این جی رکشوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2751: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت لاہور شہر میں کتنے نان سی این جی رکشا چل رہے ہیں جن کی وجہ سے ماحول میں شور، دھواں اور آلودگی پیدا ہو رہی ہے؟

(ب) کیا حکومت ایسے رکشوں پر پابندی لگا کر ان کی جگہ سی این جی رکشا replace کرنے کا ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) دھواں چھوڑنے والے اور شور کی وجہ سے آلودگی کا باعث بننے والے رکشوں کے لئے کیا کوئی قانون موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) بمطابق ریکارڈ DRTA لاہور اس وقت لاہور شہر میں 34,156 نان سی این جی 2 سٹروک رکشے ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب لاہور شہر کو شور، دھوئیں اور آلودگی سے پاک کرنے کی غرض سے دو سٹروک رکشوں کو four stroke CNG رکشوں سے replace کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور فوری طور پر لاہور اور پنجاب کے چار بڑے شہروں میں two stroke رکشوں کی رجسٹریشن، پاسنگ اور روٹ پرمٹ کے اجراء پر مکمل پابندی عائد کی جا چکی ہے ان کی جگہ صرف سٹروک CNG رکشوں کو ہی روٹ پرمٹ کا اجراء کیا جا رہا ہے جن کی تعداد کا مناسب ہدف حاصل ہونے پر two stroke رکشوں کو لاہور شہر سے مکمل طور پر بے دخل کر دیا جائے گا۔

(ج) دھواں چھوڑنے والے اور شور کی وجہ سے آلودگی کا باعث بننے والے رکشوں کیخلاف موٹر وہیکلز رولز 1969 کے تحت کارروائی کے لئے باقاعدہ قانون موجود ہے جس کے مطابق محکمہ ماحولیات اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ مشترکہ campaign کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: اس کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ دھواں چھوڑنے والے اور شور کی وجہ سے آلودگی کا باعث بننے والے رکشوں کے لئے کیا کوئی قانون موجود ہے؟ اس میں محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے کہ قانون تو موجود ہے لیکن اس کا کس حد تک اطلاق کیا جاتا ہے وہ بتایا جائے کیونکہ ہم دھواں چھوڑنے والے رکشے بھی دیکھ رہے ہیں اور آواز پیدا کرنے والے رکشے بھی دیکھ رہے ہیں جن کی بہتات ہے جس کی وجہ سے لوگ بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں، اس قانون کا کس حد تک اطلاق کیا جا رہا ہے کیونکہ ہمیں تو قانون پر عمل ہوتا ہوا نظر نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! محترمہ نے جو مسئلہ اٹھایا ہے یہ واقعی ایک حقیقت ہے اور پچھلے سوال میں بھی یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا کہ two stroke جو رکشے ہیں وہ یقیناً sub- standard ہیں، جو standard set کیا گیا ہے اس کے مطابق noise pollution بھی ہے اس کے علاوہ smoke یعنی دھواں بھی چھوڑتے ہیں اس کے لئے قانون بھی یقیناً موجود ہے۔ موٹر وہیکل آرڈیننس میں باقاعدہ ایک سیکشن ہے اس کی سزا ہے، اس کا جرمانہ ہے اور چالان بھی ہوتا ہے، اس میں ٹریفک پولیس plus ہمارے جو موٹر وہیکل ایگزامینیشن کا عملہ ہے وہ مل کر چالان کرتے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں تقریباً کتنے چالان روزانہ کی بنیاد پر اس حوالے سے ہو جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: اس کے لئے تو fresh question چاہئے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! اس حوالے سے میں نے ایک سوال بھی دیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! اس کے لئے fresh question کی ضرورت ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: ان کی طرف سے جواب آیا تھا کہ آٹھ عدد روزانہ کے قریب چالان ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ہر روز کے لئے کوئی principle set نہیں ہو سکتا کہ اتنے چالان روزانہ کی بنیاد پر ہوں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! یہ سوال پہلے آ چکا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگر آپ سوال دیں گی تو ہم اس کا جواب لیں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب والا! جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ چونتیس ہزار ایک سو چھپن کے قریب two stroke رکشے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی replacement بھی ہو رہی ہے اور انہوں نے اس بات کی تائید بھی کی ہے کہ یہ رکشے دھواں بھی چھوڑتے ہیں شور اور حادثات کی وجہ بھی بنتے ہیں۔ کیا اس وقت جو replacement ہو رہی ہے اس کی لاہور میں کوئی limit ہے، لاہور میں ایک کروڑ کی آبادی کے شہر میں کتنے four stroke رکشوں کی ضرورت ہے جن کی انہوں نے replacement کرنی ہے یا لاہور کے اندر اس کی کوئی limit نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ لاہور کے اندر آپ کی پالیسی پوچھنا چاہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب والا! یہ اپنا سوال دہرا دیں، میں سمجھ نہیں سکا کہ یہ کس چیز کی limit پوچھ رہے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب والا! لاہور شہر کے ساتھ باقی بھی شہر ہیں، ہر شہر کے اندر جب آپ رکشوں کے روٹ کی اجازت دیتے ہیں تو اس کی کوئی limit ہوتی ہے یا اس کی کوئی حد نہیں ہے، چاہے کوئی جتنے لے جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک کروڑ آبادی کے شہر کے لئے آپ نے کتنے رکشوں کی limit رکھی ہوئی ہے کہ اس شہر میں اتنے رکشوں کی اجازت دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میں ان کی بات کو سمجھ گیا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talk please. جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میں ان کی بات سمجھ گیا ہوں، اس سلسلے میں کوئی limit نہیں ہے۔ ظاہری بات ہے کہ لوگ privately رکشا لیتے ہیں اور وہ جتنی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ اتنی سواری ہے اور ان کا روزگار جتنا بہتر ہوتا جاتا ہے اتنے رکشے بھی بڑھتے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ خود ہی feasibility تیار کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! ہم نے LTC میں رکشے کی feasibility تیار نہیں کی لیکن بسوں اور باقی سب کی feasibility تیار ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! حکومت نے 2007 میں پالیسی بنائی تھی کہ شہروں کے اندر دو سٹروک رکشے بند کر دیئے جائیں گے۔ اگر اب ان کی limit نہ رکھی گئی تو پھر کل جب انہیں بند کرنے کی باری آئے گی تو پھر یہ لاکھوں کی تعداد میں رکشے کس طرح بند کریں گے؟ میں پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں اگر صرف لاہور شہر میں پینتیس ہزار رکشے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ پورے پنجاب میں تو لاکھوں کی تعداد میں رکشے ہوں گے۔ اگر آبادی کے حساب سے رکشوں کا تناسب نہیں رکھا جائے گا تو پھر کل جب انہیں بند کرنے کی طرف جائیں گے تو یہ ایک تباہی ہو گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب سے مشورہ کر کے اس بارے میں پالیسی بنائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! رکشوں کے انجنوں کی آواز سے عوام نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو رہی ہے۔حکومت اس کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ فرما رہی ہیں کہ رکشوں کی آواز سے عوام میں نفسیاتی مرض بڑھتے جا رہے ہیں تو آپ اس میں کیا کر رہے ہیں، وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! ویسے تو یہ سوال محکمہ ماحولیات سے متعلق ہے لیکن میں عرض کر دیتا ہوں کہ ہم لاہور میں بطور پائلٹ پراجیکٹ ایک لیب introduce کروا رہے ہیں جس میں modern techniques کے مطابق وہاں پر موٹر وہیکل ایگزامینیشن اس کا noise, smoke اور باقی سارا سسٹم بھی کمپیوٹرائزڈ ہو گا۔ ہمارے پاس لاہور کے بعد آہستہ آہستہ پورے پنجاب کے لئے یہ پراجیکٹ ہے۔ترکی سے بھی بات ہوئی کہ ان کی مدد سے یہاں ایک Lab قائم کی جائے اگر پھر بھی ان کا شور ہو تو انہیں لائسنس نہ دیا جائے۔رکشا ہو، بس ہو، پبلک یا پرائیویٹ کوئی بھی وہیکل ہو اگر وہ دھواں چھوڑتی ہے یا زیادہ شور کرتی ہے تو پھر ہم انہیں لائسنس نہیں دیا کریں گے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ گھنٹی نہیں سن رہے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں سوال نہیں کرنا چاہتا بلکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے غلط جواب دیا ہے اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔یہ آپ سے متعلقہ نہیں ہے۔پلیز آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔آپ کی مہربانی۔اگلا سوال محترمہ زوبیہ رُباب ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4363۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اب آپ نے دوسرا سوال on behalf کیا ہے اس کے بعد آپ نہیں کر سکیں گی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے۔(معزز خاتون ممبر نے معزز ممبر محترمہ زوبیہ رُباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل بھلوال میں مراکز صحت / ہسپتال کی تعداد ودیگر تفصیلات

*4363: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل بھلوال میں محکمہ بہبود آبادی کے کتنے مراکز صحت اور ہسپتال ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2009 سے آج تک ان مراکز صحت اور ہسپتالوں سے کتنے مریضوں کا علاج کیا گیا ہے؟

(ج) اس تحصیل میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) اس تحصیل میں پاپولیشن مہم کے بارے میں آگاہی پروگرام کے تحت کون کون سے اقدامات محکمہ نے اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں)

(الف) تحصیل بھلوال میں 12 فلاحی مراکز، ایک مرکز صحت توالد اور ایک موبائل سروس یونٹ کام کر رہا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام
1	موبائل سروس یونٹ سیٹلائٹ ٹاؤن بھلوال
2	مرکز صحت توالد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال بھلوال
3	فلاحی مرکز بھیرہ محلہ ہدایت شاہ روڈ بھیرہ
4	فلاحی مرکز پرانا بھلوال
5	فلاحی مرکز بھلوال 423 سیٹلائٹ ٹاؤن بھلوال
6	فلاحی مرکز پھلروان ریلوے روڈ پھلروان
7	فلاحی مرکز میانی بھلوال
8	فلاحی مرکز للیانی بھلوال
9	فلاحی مرکز کوٹ مومن بھلوال
10	فلاحی مرکز مڈھ رانجھا بھلوال
11	فلاحی مرکز بھابڑہ بھلوال
12	فلاحی مرکز ٹلیہ کوٹ مومن روڈ بھلوال
13	فلاحی مرکز دودہ لاہور روڈ بھلوال
14	فلاحی مرکز چک نمبر 18 شمالی بھلوال

(ب) یکم جنوری2009 سے آج تک ان مراکز صحت اور ہسپتالوں میں جتنے مریضوں کا علاج کیا گیا ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	فلاحی مرکز اور ہسپتال کا نام	جتنے مریضوں کا علاج ہوا ان کی تعداد
1	مرکز صحت توالد	2940
2	موبائل سروس یونٹ	2002
3	فلاحی مرکز میانی بھلوال	1897
4	فلاحی مرکز بھیرہ محلہ ہدایت شاہ روڈ بھیرہ	2099
5	فلاحی مرکز پرانا بھلوال	2046
6	فلاحی مرکز بھلوال423سیٹلائٹ ٹاؤن بھلوال	1714
7	فلاحی مرکز پھلروان ریلوے روڈ پھلروان	2228
8	فلاحی مرکز للیانی بھلوال	2673
9	فلاحی مرکز کوٹ مومن بھلوال	994
10	فلاحی مرکز مڈھ رانجھا بھلوال	1833
11	فلاحی مرکز بھابڑہ بھلوال	2634
12	فلاحی مرکز مٹیلہ کوٹ مومن روڈ بھلوال	3368
13	فلاحی مرکز دودہ لاہور روڈ بھلوال	1539
14	فلاحی مرکز چک نمبر18شمالی بھلوال	2070
	کل تعداد14	کل مریضوں کی تعداد30037

(ج) اس تحصیل میں فلاحی مرکز، مراکز صحت توالد، موبائل سروس یونٹ میں 57ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ہر یونین کونسل میں ایک میل موبلائزر کام کر رہا ہے جن کی کل تعداد40 ہے۔اس طرح تحصیل بھلوال میں97ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) محکمہ نے پاپولیشن مہم کی آگاہی کے سلسلے میں درج ذیل اقدامات کئے ہیں۔

(الف) فلاحی مراکز میں زنانہ ومردانہ اسسٹنٹ اپنے اپنے ٹور پروگرام کے تحت علاقے کے گردونواح میں مسلسل مرد وزن سے رابطہ رکھتے ہیں اور انہیں فیملی پلاننگ کے مشورے اور ادویات بہم پہنچاتے ہیں۔

(ب) علاقے کے میل موبلائزرز اپنی اپنی یونین کونسلز کے افراد کی رجسٹریشن کرتے ہیں اور محکمہ کے پیغام پہنچاتے ہیں۔اس غرض کے لئے وہ علاقے کے معززین اور دیگر افراد کے ساتھ کارنر میٹنگ کرتے ہیں اور علاقہ کے اساتذہ وامام مسجد سے رابطے میں رہتے ہیں۔

(ج) محکمہ ہذا کی فلم شو ٹیم ضلع سرگودھا کے تمام علاقوں بشمول تحصیل بھلوال کے ماہانہ بنیاد پر مختلف علاقوں میں فلم شو منعقد کرتی ہے جس میں آبادی کے بارے میں ڈاکومنٹری فلم اور تفریحی فلم دیکھائی جاتی ہے اور محکمہ ہذا کا لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ اس تحصیل میں محکمے کے کتنے ملازم کام کر رہے ہیں۔ جواب میں کہا گیا ہے کہ تحصیل بھلوال میں ٹوٹل ستانوے ملازمین مختلف شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔ کیا ستانوے ملازمین اتنی بڑی تحصیل میں کافی ہیں یا ان کی تعداد بڑھانے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! پاپولیشن کے موجودہ نیٹ ورک کے لئے یہ تعداد کافی ہے، اگر اس میں مزید اضافہ ہوا تو یقیناً پھر ملازمین بھی بڑھیں گے لیکن ہمارے پاس جو مراکز ہیں ان کے لئے یہ تعداد کافی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ پاپولیشن مہم کی آگاہی کے سلسلے میں درج ذیل اقدامات کرتے ہیں، اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے لوگ مسلسل مرد و زن سے رابطہ کرتے ہیں، انہیں فیملی پلاننگ کے مشورے بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں لکھا ہے کہ علاقے کے Male Mobilizers اپنی اپنی یونین کونسل کے افراد کی رجسٹریشن کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ کارنرز میٹنگ بھی کرتے ہیں تو محکمہ ان تمام چیزوں کو ensure کرنے اور انہیں monitor کرنے کے لئے کیا طریقہ adopt کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ ریکارڈ ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر کے پاس ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں tour programme اور ہماری اشتہاری مہم کا بھی تمام ریکارڈ ڈسٹرکٹ پاپولیشن آفیسر اور تحصیل آفیسر کے پاس موجود ہوتا ہے اور وہ باقاعدہ طور پر اس کا ریکارڈ رکھتے ہیں اور اسے monitor بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترم محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2989 ہے۔میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گاڑیوں کی چیکنگ کے لئے جدید لیبارٹری کا قیام

*2989: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت گاڑیوں کی چیکنگ اور فزیکل انسپکشن کے لئے جدید ٹیسٹنگ لیبارٹری پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کتنی رقم امسال مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس لیبارٹری کے لئے کون کون سی مشینری خرید کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) اس پراجیکٹ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(ہ) یہ پراجیکٹ کب تک مکمل ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ لاہور نے جدید ٹیسٹنگ لیبارٹری بنانے کے منصوبے کی ابتداء کی تھی تاہم بعض تکنیکی وجوہات کی بناء پر یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔

(ب) چونکہ یہ منصوبہ شروع ہی نہ ہو سکا اس لئے اس منصوبے کے لئے کوئی رقم مختص کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) جز (الف) اور (ب) میں کی گئی وضاحت کی روشنی میں اس سوال کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جز (الف) اور (ب) میں کی گئی وضاحت کی روشنی میں اس سوال کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) جز (الف) اور (ب) میں کی گئی وضاحت کی روشنی میں اس سوال کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی پچھلے سوال پر جواب دیا تھا کہ ہم ٹرانسپورٹ کی چیکنگ کے لئے جدید طرز کی ایک لیبارٹری بنانے جا رہے ہیں جبکہ جو سوال میں نے کیا ہے اس کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت گاڑی کی چیکنگ اور فزیکل انسپکشن کے لئے جدید ٹیسٹنگ لیبارٹری پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس میں انہوں نے جواب دیا ہوا ہے کہ حکومت یہ ارادہ نہیں رکھتی۔اب یا وہ بات غلط تھی یا یہ غلط ہے، دونوں میں سے ایک بات تو غلط ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! یہ بات اس حد تک درست ہے کہ یونیورسٹی آف انجینئرنگ لاہور نے جدید ٹیسٹنگ لیبارٹری بنانے کے لئے منصوبے کی ابتدا کی تھی تاہم بعض تکنیکی وجوہات کی بنا پر یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔اس میں یہ بات تو نہیں کی گئی کہ ہم ارادہ نہیں رکھتے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ منصوبہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا۔

جناب محمد نوید انجم: جب انہوں نے پیسے ہی نہیں دیئے، منصوبہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں اور انہیں جواب دینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جتنا انہوں نے پوچھا تھا میں نے اس حد تک عرض کیا ہے۔میں نے پہلے ارادے کی بات بتائی تھی اب میں اس کی تفصیل میں آتا ہوں کہ جب یہ سوال کیا گیا تب ہمارا یہ جواب تھا لیکن جب LTC بنی ہے تو اس کے بعد دو پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے ایک تو LTC لیب قائم کر رہی ہے اور انشاء اللہ وہ لیب دو ماہ بعد functional ہو جائے گی۔

جناب محمد نوید انجم: جو لیب بنا رہے ہیں اس کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): فی الحال اس کے لئے تقریباً پچاس لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں جو انہوں نے پوچھا ہے یہ وہ لیب ہے جو یونیورسٹی آف انجینئرنگ نے شروع کی لیکن یہ وہ لیب نہیں ہے بلکہ وہ منصوبہ ختم ہو گیا تھا۔میاں صاحب!۔۔۔ایک منٹ میں جواب دے رہا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی پچھلی حکومت کے دور میں 1999 میں یہ منصوبہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے مخاطب ہو کر بات کریں۔میں خود ان کو بٹھاؤں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! 1999 میں یہ منصوبہ شروع کیا گیا۔ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ نے UET سے کہا کہ ہم اس منصوبے پر کام کرنا چاہتے ہیں اور آپ ہماری مدد کریں تو انہوں نے اس کا آغاز کیا لیکن حکومت ٹوٹ گئی اور مارشل لاء آگیا اور درمیان میں آٹھ دس سال کا وقفہ آگیا۔ اس منصوبے پر UET کے پچاس لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے لیکن حکومت پنجاب نے اس میں کوئی investment نہیں کی تھی، ابھی انہوں نے کرنی تھی لیکن نئی حکومت نے آکر اس منصوبے کو ختم کر دیا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں نے تو اپنے سوال میں UET کا ذکر نہیں کیا۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ گاڑیوں کی چیکنگ کرنے کے لئے حکومت کوئی ایسا پراجیکٹ بنانا چاہتی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے خود UET کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے خود سے شروع کیا تھا لہذا ہم نے اس کے لئے پیسے نہیں دیئے۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو پراجیکٹ حکومت نے شروع کیا ہے اس کے پیسے کہاں ہیں؟

جناب سپیکر: وہ UET کا نہیں پوچھ رہے بلکہ وہ حکومت کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جب یہ سوال آیا تھا اس وقت تک یہی صورتحال تھی۔ اگر سوال کی ایک سال بعد باری آئے تو اس میں محکمے کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے اس وقت کی صورتحال بتا دی ہے اور موجودہ صورتحال بھی بتا دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال کرتے ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! موجودہ صورتحال میں تو یہ لیب مکمل ہو جانی چاہئے۔ اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: آپ کو کوئی تسلی کرواہی نہیں سکتا۔ میرے خیال میں آپ کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے کہیں سے کوئی کمپیوٹر منگوانا پڑے گا۔ اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4474۔ میری استدعا ہے کہ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے مراکز و دیگر تفصیلات

*4474: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز ہیں اور یہ مراکز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز میں کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) ضلع لاہور میں 8 مراکز تولیدی صحت، 2 موبائل سروس یونٹس اور 101 فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں جن کی فہرستیں مع مکمل پتاجات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ مراکز میں جو سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کا جواب دیا گیا ہے کہ "ضلع لاہور میں آٹھ مراکز تولیدی صحت اور دو موبائل سروس یونٹس ہیں"۔ اس وقت لاہور کی آبادی تقریباً نوے لاکھ یا ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ دو موبائل سروس یونٹس پورے لاہور کو cater کرنے کے لئے کافی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! چونکہ یہ funds وفاقی حکومت کی طرف سے آتے ہیں اس لئے جو available resources ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہر ضلع میں تولیدی مراکز صحت اور موبائل سروس یونٹس کی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ لاہور میں چونکہ awareness level بھی زیادہ ہے اس لئے میرے خیال میں دو موبائل سروس یونٹس کافی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرا نہیں خیال کہ لاہور کے ہر علاقے میں awareness زیادہ ہے۔ صرف دو موبائل یونٹس پورے لاہور کو cater کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ یہ موبائل سروس یونٹس کیا کام کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! جہاں پر یہ مراکز نہیں ہیں، ہمارے Male Mobilizers ان دُور دراز علاقوں میں visit arrange کرتے ہیں اور Family Planning کے حوالے سے ان علاقوں میں campaign چلائی جاتی ہے اور سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2990

جناب سپیکر: کیا اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں چلنے والی بسوں، روٹس اور تعداد سے متعلقہ تفصیل

*2990: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر کے کس کس روٹ پر حکومت نے کس کس کمپنی کو بسیں چلانے کے لئے روٹ پرمٹ دیئے ہیں؟

(ب) یہ روٹ پرمٹ کب کس اتھارٹی نے جاری کئے؟

(ج) ہر روٹ پر کتنی بسیں چلنے کی منظوری دی گئی ہے؟

(د) ہر روٹ پر اس وقت کتنی بسیں چل رہی ہیں؟

(ہ) کس کس روٹ پر مطلوبہ تعداد سے کم بسیں چل رہی ہیں؟

(و) کیا حکومت کم بسیں چلانے والی کمپنیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) حکومت پنجاب نے لاہور شہر میں 53 روٹ بسوں کے لئے مخصوص کئے ہیں۔ لاہور شہر میں اس وقت آٹھ ٹرانسپورٹ کمپنیاں تیس روٹوں پر بس سروس کی سہولیات فراہم کر رہی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق حکومت پنجاب نوٹیفکیشن مورخہ 2006-01-21 مجوزہ طریق کار کے مطابق پنجاب پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے سال 2006 میں جاری کئے تھے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بسوں کی مقرر شدہ تعداد کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) حکومت پنجاب صوبہ کے بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی اور شہریوں کی سفری مشکلات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس سلسلہ میں آرام دہ معیاری بس سروس فراہم کرنے کے لئے مثبت اقدامات عمل میں لا رہی ہے اور اس سلسلہ میں نئی CNG بسوں سے لاہور شہر میں آغاز کیا گیا ہے۔ جس میں آئندہ چند ماہ میں اور اضافہ کر دیا جائے گا تاہم موجودہ ٹرانسپورٹ کمپنیاں جن کی ملفوفہ (الف) میں بیان کی گئی تعداد کم ہے کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مطلوبہ تعداد پوری کرنے کے لئے جلد اقدامات کرے ورنہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جواب میں مختلف routes کی ایک فہرست دی گئی ہے کہ فلاں فلاں routes چلائے گئے ہیں۔ میں اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ روٹ نمبر 7 کہاں سے شروع ہوتا ہے اور کہاں تک چلتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! روٹ نمبر 7 ریلوے سٹیشن سے شروع ہوتا ہے اور سلامت پورہ تک چلتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جواب کی تفصیل میں لکھا ہوا ہے کہ ریلوے سٹیشن سے سلامت پورہ تک روٹ نمبر 7 کی 19 بسیں چلتی ہیں۔ میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ یہ بسیں نہیں چل رہیں۔ سلامت پورہ تک ایک بس بھی نہیں جاتی۔ انہوں نے اپنی مرضی سے روٹ short کر لیا ہے۔ یہ بسیں ریلوے سٹیشن سے لے کر داروغہ والا تک چلتی ہیں۔ کمپنی نے اپنی مرضی سے ہی اس روٹ کو short کر لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! نوید انجم صاحب نے جو نشاندہی کی ہے اگر ایسا ہی ہے تو ان کے خلاف سخت action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب کا ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 4590 (معزز ممبر نے معزز ممبر ملک محمد عامر ڈوگر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب عبدالوحید چودھری: جی، ہاں اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان میں محکمہ کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4590: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان کے بہبود آبادی کے مراکز میں کل کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنی منظور شدہ اسامیاں خالی ہیں ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا یہ کب سے خالی چلی آ رہی ہیں؟

(ج) ان ملازمین کی تنخواہوں پر کتنی رقم خرچ ہو رہی ہے؟

(د) 2008-09 میں ملتان ضلع میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس میں کتنا ترقیاتی اور کتنا غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) ضلع ملتان کے بہبود آبادی کے مراکز میں کل 448 ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ ایڈمن کمپوننٹ	22
2۔ فلاحی مراکز کمپوننٹ	272
3۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر کمپوننٹ	10
4۔ موبائل سروس یونٹ کمپوننٹ (MSU)	16
5۔ میل موبلائزرز کمپوننٹ	88
6-RHSA نشتر ہسپتال	16
7- RHSA سول ہسپتال	10
8- RHSA شجاع آباد	03
9- RHSA جلال پور پیر والا (ایڈیشنل)	06
10- Vasectomy Unit	05
کل ملازمین	448

(ب) ضلع ملتان میں کل 94 منظور شدہ اسامیاں تقریباً 2007 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق اسامیاں پر کرنے کے لئے ضروری کارروائی شروع کی جا چکی ہے اور تقرری کے احکامات جلد جاری کر دیئے جائیں گے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

1۔ ایڈمن کمپونٹ	01
2۔ فلاحی مراکز کمپونٹ	39
3۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر کمپونٹ	02
4۔ میل موبلائزرز کمپونٹ	38
5۔ RHSA نشتر ہسپتال	02
6۔ RHSA سول ہسپتال	01
7۔ RHSA شجاع آباد	07
8۔ RHSA جلال پور پیر والا (ایڈیشنل)	04
تعداد کل خالی اسامیاں	94

(ج) ان ملازمین کی تنخواہ کی مد میں سالانہ خرچہ -/45,077,552 روپے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ ایڈمن کمپونٹ	-/4,723,018 روپے
2۔ فلاحی مراکز کمپونٹ	-/29,197,713 روپے
3۔ تحصیل پاپولیشن ویلفیئر کمپونٹ	-/1,878,427 روپے
4۔ موبائل سروس یونٹ کمپونٹ (MSU)	-/2,907,868 روپے
5۔ میل موبلائزرز کمپونٹ	-/644,200 روپے
6۔ RHSA نشتر ہسپتال	-/3,363,790 روپے
7۔ RHSA سول ہسپتال	-/1,717,572 روپے
8۔ RHSA شجاع آباد	-/361,673 روپے
9۔ RHSA جلال پور پیر والا (ایڈیشنل)	-/283,291 روپے
ٹوٹل	-/45,077,552 روپے

(د) سال 09-2008 میں -/47,932,000 روپے فراہم کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے اور یہ سارا بجٹ ترقیاتی زمرے میں آتا ہے اور وفاقی حکومت کی طرف سے پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام (PSDP) کے تحت مہیا کیا جاتا ہے:-

1-ایڈمن کمپوننٹ	-/5,275,000روپے
2-فلاحی مراکز کمپوننٹ	-/23,398,000 روپے
3-تحصیل پاپولیشن ویلفیئر کمپوننٹ	-/1,728,000روپے
4-موبائل سروس یونٹ کمپوننٹ(MSU)	-/2,599,000روپے
5-میل موبلائزرز کمپوننٹ	-/4,252,000روپے
RHSA-6 نشترہسپتال	-/6,844,000روپے
RHSA -7سول ہسپتال	-/2,891,000روپے
RHSA -8شجاع آباد	-/466,000روپے
RHSA -9جلال پورپیروالا(ایڈیشنل)	-/479,000روپے
ٹوٹل	-/47,932,000 روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع ملتان میں کل چورانوے منظور شدہ اسامیاں تقریباً2007 سے خالی چلی آ رہی ہیں" اس حوالے سےlatest صورتحال کیا ہے، کیا پچھلے تین سالوں میں ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی عملی اقدامات نہیں اٹھائے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی(انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! سکیل ایک سے پانچ تک کی بھرتیاں شروع ہو چکی ہیں۔ان کاprocess ہو رہا ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکیل ایک سے پانچ تک کی کتنی اسامیاں ہیں، کیاان بھرتیوں کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: ان ساری اسامیوں کی تفصیل جواب میں لکھ دی گئی ہے۔آپ خود بھی جواب کو پڑھ لیا کریں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتادیں کہ یہ بھرتیاں کب تک کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی(انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر!ان بھرتیوں کے لئے باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور ان بھرتیوں کے حوالے سےprocess ہو رہا ہے۔سکیل ایک سے پانچ تک تیس اسامیاں ہیں اور ان کی بھرتی کاprocess ہو رہا ہے۔سکیل ایک سے پانچ تک بھرتی ہو رہی ہے باقی اسامیوں پر بھرتی کے حوالے سے حکومت کی طرف سے پابندی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو میں ایک ضمنی سوال پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا ایک بڑا سادہ سا سوال ہے۔ بار بار یہ سوال کیا جا رہا ہے کہ بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز ہیں اور ان کی کارکردگی کیا ہے، اس محکمہ پر حکومت اربوں روپے خرچ کر رہی ہے لیکن جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ اس کا net result zero ہے۔ پوری دنیا میں ہماری آبادی سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر اس محکمہ کو ختم کر دیا جائے تو پھر کتنی مزید آبادی بڑھ جائے گی؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا چائنا کی طرز پر یہ کوئی incentive دے سکتے ہیں، اگر دو سے زیادہ بچے ہوں گے تو جرمانہ ہوگا اور دو بچے والوں کو ہم tax میں یا food میں اتنا incentive دیں گے جیسا کہ چائنا دے رہا ہے، کیا محکمہ کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے؟ میں کہتا ہوں کہ یہ محکمہ توڑ دیا جائے اگر آبادی کم نہ ہو جائے تو مجھے پکڑ لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! یہ تو آپ نے general سی بات کی ہے، یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہر معزز ممبر نے یہی کہا ہے کہ کتنے مرکز ہیں اور ان کی کیا کارکردگی ہے؟ ذرا غور کریں کہ اربوں روپے اس محکمہ پر خرچ ہو رہے ہیں اور حال وہی ہے کہ "کسی نے پوچھا کہ زکام کتنی دیر میں ٹھیک ہوگا؟ اس نے کہا کہ دوائی کھاؤ گے تو سات دن میں ہوگا اگر نہیں کھاؤ گے تو ایک ہفتے میں ٹھیک ہوگا" اس محکمہ کا بھی یہی حال ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! جیسا کہ ہم لوگوں نے Economics میں پڑھا ہے کہ فیملی پلاننگ پر عمل نہ کرنے کا سب سے زیادہ نقصان یہ ہوتا ہے کہ اہل لوگوں کی کمی واقع ہوتی ہے۔ فیملی پلاننگ پر غریب غرباء، جھگیوں میں رہنے والے لوگ عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کا تو مشن ہی بچے بنانا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اہل لوگوں کی کمی ہو جاتی ہے تو محکمہ اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہا ہے، اہل لوگوں کی کمی اور نااہل لوگوں کی کثرت پر کیسے کنٹرول کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! میرے خیال میں یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری بھی ایک گزارش ہے۔ میں شیخ صاحب کے point کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت پوری دنیا

میں سب سے زیادہ آبادی پاکستان میں بڑھ رہی ہے۔اس کی 3 فیصد سے بھی زیادہ ہے جبکہ انڈیا میں 9. فیصد ہے اور بنگلہ دیش میں 8. فیصد ہے، سری لنکا میں 9. فیصد ہے،انگلینڈ میں 8. فیصد اور امریکہ میں 8. فیصد ہے۔ صرف پاکستان میں 3 فیصد plus ہے اور یہ 1962 ratio سے چلی آ رہی ہے، صرف seventies میں یہ 2.2 ratio فیصد پر آئی تھی اب پھر یہ 3 فیصد پر ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ پاکستان میں American Drown Attacks ہیں اور یہاں پر Hepatitis ہے تو آنے والے دنوں میں پاکستان کو آبادی کے دباؤ کا سب سے زیادہ سامنا کرنا پڑے گا۔ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو اس پر ہنگامی بنیادوں پر ایک Action Plan دینا پڑے گا ورنہ 2042 میں ہماری آبادی 32 کروڑ ہو جائے گی پھر کسی شہر میں ٹرانسپورٹ کا نظام چلے گا، صحت کا نظام چلے گا اور نہ ہی education کا نظام چلے گا۔ میں اس سے زیادہ اس کی اہمیت واضح نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ آپ ڈاکٹر ہیں، آپ اچھی تجاویز لے کر آئیں اور محکمے کو دیں۔ محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ!

SHEIKH ALA-UD-DIN: Mr. Speaker, on her behalf, Question No. 3151.

(معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر محترمہ شبینہ ریاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع بہاولنگر میں بسوں اور ویگنوں کے اڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3151: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں بسوں اور ویگنوں کے کتنے اڈے ہیں؟

(ب) کیا ان اڈوں پر مسافروں کو بیٹھنے کے لئے سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، جن اڈوں پر یہ سہولت موجود نہ ہے وہاں پر متعلقہ ضلعی انتظامیہ فوری طور پر بیٹھنے کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) جو اڈے غیر قانونی چل رہے ہیں کیا ان کو متعلقہ ضلعی انتظامیہ فوری بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان غیر قانونی اڈوں سے ضلعی انتظامیہ کے کچھ اہلکاران وافسران مالی فوائد حاصل کر رہے ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو یہ غیر قانونی اڈے کن لوگوں کی معاونت سے چل رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) اس بارے میں متعلقہ سیکرٹری ڈی آر ٹی اے بہاولنگر سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

ضلع بہاولنگر میں منظور شدہ جنرل بس سٹینڈز کی تعداد 4 اور ڈی کلاس سٹینڈز کی تعداد 15 ہے۔

(ب) موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 میں دیئے گئے متعلقہ قوانین کے تحت اڈوں پر مطلوبہ سہولیات مہیا کرنے پر ہی لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں گاہے بگاہے چیکنگ کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے اور اگر متعلقہ سہولیات میں کوئی کمی نظر آئے تو اسے دور کرنے کے لئے متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) حال ہی میں متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ضلع بہاولنگر میں چلنے والے تین غیر قانونی اڈوں کے لائسنس منسوخ کئے گئے ہیں جن کے کیس عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہیں لیکن عدالت عالیہ کے جاری شدہ حکم امتناعی کی بناء پر سیل نہ کئے گئے ہیں۔

(د) یہ درست نہ ہے جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا جا چکا ہے کہ عدالت عالیہ کے جاری شدہ حکم امتناعی کی بناء پر سیل نہ کئے گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ بار بار کہہ رہا ہے کہ غیر قانونی اڈے چل رہے ہیں اور اس میں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ Courts کے stay پر چلتے ہیں تو ان غیر قانونی اڈوں کی وجہ سے ٹریفک کا بہت بڑا عذاب بنا ہوا ہے، ان کا یہ مسئلہ حل کیوں نہیں کیا جاتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین نے Stay Order کا ذکر کر کے خود ہی اپنے ضمنی سوال کا جواب دے دیا ہے۔ صرف بہاولنگر میں نہیں بلکہ پنجاب بھر میں جہاں بھی غیر قانونی اڈے چل رہے ہیں یا ہماری prescribed requirement کے مطابق نہیں چل رہے، محکمہ ان کے خلاف کارروائی کرتا ہے، ان کے License cancel کرتا ہے اس کے بعد

ان کے پاس remedy ہوتی ہے وہ Courts سے Stay لے آتے ہیں یا ان اڈوں کو بہتر نہیں کرتے تب تک ہم ان کے License renew نہیں کرتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایک ماہر وکیل ہیں، آپ کو بھی پتا ہے کہ کتنے پیسوں میں تاریخ ملتی ہے اور کتنے پیسوں میں ریڈر صاحب Stay extend کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: Court سے متعلقہ کوئی ایسی بات مت کی جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں Courts سے متعلق بات نہیں کر رہا، یہاں پر لوگ issue برائے issue بات کرتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر محکمہ واقعی serious ہے تو کوئی غیر قانونی اڈا نہیں رہ سکتا اور نہ یہ status quo چلتے رہتے ہیں اور میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں بھی آپ کی بات سے کچھ اتفاق کرتا ہوں، آپ محکمے کے حوالے سے تھوڑی سی اور ہمت کریں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع بہاولنگر میں منظور شدہ جنرل بس سٹینڈ کی تعداد چار اور D Class Bus Stand کی تعداد پندرہ ہے۔ اس کے درمیان میں A,B,C class کے بھی سٹینڈز ہوتے ہیں تو وہ سٹینڈز بہاولنگر میں کیوں نہیں ہیں؟ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ غیر قانونی اڈوں کے License منسوخ کئے گئے ہیں تو جو اڈے غیر قانونی ہیں تو پھر ان کے License کیسے بنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، گلفام صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! انہوں نے بات کی ہے کہ درمیان میں A,B,C بھی ہوتے ہیں تو بہاولنگر میں A, B class Stands نہیں ہیں بلکہ پورے پنجاب میں B class کے دو اڈے ہیں جن میں سے ایک سرگودھا اور دوسرا فیصل آباد میں ہے اور ان اڈوں کا ہمارے محکمہ کا متعلقہ سیکرٹری Administrator ہوتا ہے لیکن جنرل بس سٹینڈ C class میں آتے ہیں۔ انہوں نے دوسری بات غیر قانونی اور License کے حوالے سے کی ہے تو اس سوال کے جواب میں غیر قانونی سے مراد یہ ہے کہ انہیں License مل گیا لیکن اس کے بعد ان میں کوئی کمی کوتاہی آ گئی۔

جناب سپیکر: limit سے exceed کر گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جی ہاں، وہ limit سے exceed کر گئے اگر ان کا class B License کا ہے تو انہوں نے class C کر دیا، ان کا کوئی proper Shed نہیں ہے، bases خستہ حال ہیں۔

جناب سپیکر: گلفام صاحب! بیٹھ جائیں، شاباش۔ ملک محمد عامر ڈوگر صاحب!

MIAN MUHAMMAD RAFIQ: Mr. Speaker, Question No. 4591, on his behalf.

(معزز ممبر نے معزز ممبر ملک محمد عامر ڈوگر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ملتان شہر میں محکمہ کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4591: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ملتان شہر میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز ہیں؟

(ب) یہ مراکز عوام کی بہبود کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے ملتان شہر میں آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے؟

(د) 2002 سے آج تک ملتان شہر کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے جو ٹارگٹس دیئے گئے ان میں کامیابی ملی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ملتان شہر کے مراکز کو 08-2007 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، کیا یہ آبادی کے لحاظ سے مناسب ہے اگر نہیں تو حکومت مزید فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے، تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں):

(الف) ضلع ملتان میں بہبود آبادی کے کل 75 فلاحی مراکز قائم ہیں، جن میں سے ملتان شہر میں 37 فلاحی مراکز ہیں۔

	شہری	دیہی	کل
1۔ضلع ملتان میں فلاحی مراکز کی کل تعداد	30	32	62
2۔ضلع ملتان میں موبائل سروس کی کل تعداد	01	03	04
3۔ضلع ملتان میں تحصیل پاپولیشن ویلفیئر آفسز کی کل تعداد	01	03	04
4۔ضلع ملتان میں مراکز تولیدی صحت (RHSA) کی کل تعداد	02	02	04
5۔مردانہ نس بندی یونٹ (RHSA) مرکز کی کل تعداد	01	03	04

کل تعداد 35 40 75

(ب) مذکورہ مراکز میں جو سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت نے ملتان شہر میں آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

(1) بہبود آبادی کے حوالے سے چھوٹا خاندان کی شعوری اطلاعات بہم پہنچانا۔

(2) ضروری طبی اور تولیدی صحت کی سہولیات فراہم کرنا۔

(3) مزید یہ کہ علاقہ کے بااثر لوگوں کو ملناان کے توسط سے علاقہ کے عام لوگوں کو چھوٹے خاندان کی ترغیب دینا اور اہل جوڑوں کا ریکارڈ مرتب کر کے انہیں مانع حمل ادویات کے استعمال کے لئے راغب کرنا مزید فرینڈز کمیٹی میٹنگ کا انعقاد کرنا ہوتا ہے۔

(د) 2002 میں آبادی کی شرح افزائش 2.4 فیصد تھی جو ملتان میں ڈیپارٹمنٹ کی کاوشوں سے اب 2009 میں 1.9 فیصد ہو گئی ہے اور اس طرح محکمانہ ٹارگٹس احسن طریقوں سے مکمل ہوئے ہیں۔

(ہ) سال 2007-08 میں -/38,618,213 روپے فراہم کئے گئے۔ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے اور مزید بجٹ حکومت ضلع ملتان کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے:-

1-ایڈمن کمپوننٹ	-/7,587,000 روپے
2-فلاحی مراکز کمپوننٹ	-/15,769,839 روپے
3-تحصیل پاپولیشن ویلفیئر کمپوننٹ	-/635,250 روپے
4-موبائل سروس یونٹ کمپوننٹ (MSU)	-/1,027,750 روپے
5-میل موبلائزرز کمپوننٹ	-/1,784,374 روپے
6-RHSA نشتر ہسپتال	-/7,690,000 روپے
7- RHSA سول ہسپتال	-/4,124,000 روپے
ٹوٹل	-/38,618,213 روپے

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آبادی بڑھنے کی شرح خوش حال طبقات میں زیادہ ہے یا بدحال طبقات میں زیادہ ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ کو بھی پتا ہے اور سب کو پتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وزیر موصوف وجوہات بتائیں کہ خوش حال طبقات میں آبادی کنٹرول میں ہے جبکہ بد حال طبقات کی آبادی میں مسلسل اضافہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: یہ common sense کی بات ہے، میرے خیال سے اس سوال کا جواب نہ پوچھا جائے تو بہتر ہی ہے، آپ مجھ سے زیادہ سمجھدار ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): جناب سپیکر! میاں صاحب نے اپنے سوال کا جواب خود ہی دے دیا ہے کہ جہاں awareness level کم ہے وہاں آبادی زیادہ ہے کیونکہ لوگ plan نہیں کرتے کہ مستقبل میں ہمارے لئے کیا مشکلات پیدا ہوں گی اس لئے جہاں غربت ہے وہیں آبادی زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شبینہ ریاض صاحبہ!

MRS SAJIDA MIR: Mr. Speaker, on her half, Question No. 3417.

(معزز خاتون ممبر نے معزز ممبر محترمہ شبینہ ریاض کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

لاہور شہر میں ورکنگ ویمن کے لئے ٹرانسپورٹ چلانے کا مسئلہ

*3417: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں عورتوں کو سفر کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی شدید کمی کے سبب مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت لاہور میں ورکنگ وومنز کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ صوبہ پنجاب میں فی الوقت مردوں اور خواتین کے لئے مشترکہ پبلک ٹرانسپورٹ میسر ہے جس میں گھریلو / ورکنگ خواتین کے لئے علیحدہ کمپارٹمنٹس ہیں اور 42 نشستوں میں سے 12 نشستیں خواتین کے لئے مختص ہیں جبکہ 10 خواتین کے کھڑے ہونے کی گنجائش بھی ہے۔

(ب) حال ہی میں حکومت پنجاب نے اربن ٹرانسپورٹ مسائل کو مزید بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے "لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی" قائم کی ہے جو کہ لاہور میں شہریوں کو بین الاقوامی معیار کی سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے پرانی بسوں کی حالت کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ نئی CNG بسیں لانے کا انتظام بھی کرے گی۔ اسی سلسلے میں موجودہ حکومت نے عوامی جمہوریہ چین کی YUNMA کمپنی سے دو ہزار CNG بسیں درآمد کرنے کے لئے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں اور 30 CNG بسوں کی پہلی کھیپ لاہور میں آپریشنل ہو چکی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ نئی بسوں کی induction سے گھریلو اور ورکنگ خواتین کے ٹرانسپورٹ مسائل میں کافی حد تک کمی ہو جائے گی۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آگے میرا بھی سوال آ رہا ہے جو شبینہ کے سوال جیسا ہی ہے۔ انہوں نے working women کے لئے ٹرانسپورٹ چلانے کے حوالے سے سوال پوچھا ہے لیکن محکمہ نے اپنے جواب میں سیٹوں کی تعداد بتا دی ہے انہوں نے as such کوئی plan نہیں بتایا جو خواتین کے لئے علیحدہ سے بسیں چلانے کا ہو۔ میرا سوال بھی پنجاب میں working women کے لئے ٹرانسپورٹ چلانے کے مسئلہ سے متعلق ہے، یہ دونوں سوالات ایک ہی طرح کے ہیں لیکن میں محکمہ کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں کیونکہ ہم نے اس میں سیٹوں کی تعداد تو نہیں پوچھی کہ خواتین کے لئے کتنی سیٹیں مخصوص کی ہیں اور ویگن والے تو عورتوں کو بٹھاتے ہی نہیں ہیں۔ وزیر موصوف بتائیں کہ کیا حکومت working women کے لئے لاہور اور پورے پنجاب میں بسیں چلانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! جس طرف محترمہ نے نشاندہی کی ہے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور ہم سب کو اس کا احساس ہے۔ Working women کے لئے علیحدہ بسیں چلانے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے البتہ اس وقت لاہور میں جتنی بسیں آ رہی ہیں ہم نے ان کے لئے یہ لازم قرار دیا ہے کہ خواتین کے لئے علیحدہ Compartment بنایا جائے اور ہم نے اس سوال کے جواب میں اسی لئے سیٹوں کی تعداد بتائی ہے کہ ایک بس میں اگر بیالیس سیٹیں ہیں تو جالی لگا کر ان میں سے بارہ سیٹیں خواتین کے لئے مختص کر دی جاتی ہیں۔ علیحدہ سے بسیں چلانے کا ابھی ارادہ نہیں ہے لیکن ان کی تجویز اچھی ہے اس کو ہم انشاء اللہ زیر غور لائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ قابل غور بات ہے۔ آپ اس پر ضرور غور کیجئے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! 30 ملین روپے خواتین کی ٹرانسپورٹ کے لئے رکھے گئے ہیں اور بجٹ میں بھی آپ نے ہم سے تجاویز لی ہیں پھر یہ بسیں چلانے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ان کی تجویز بہت اچھی ہے اور یہ مسئلہ بھی ہے ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔ ہم جلد از جلد وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کریں گے کہ جلد از جلد خواتین کے اس معاملے کو زیر غور لایا جائے۔ اس کے علاوہ اگر خواتین کے لئے علیحدہ بسیں چلا دی جائیں تو میرے خیال میں یہ اچھا اقدام ہو گا۔

جناب سپیکر: آپ اس کو ضرور دیکھ لیں۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ بیالیس نشستوں میں سے بارہ نشستیں خواتین کے لئے مختص ہیں جبکہ خواتین کی آبادی 50 فیصد سے زائد ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ساری خواتین سفر نہیں کرتیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): جناب سپیکر! محترمہ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ خواتین کی آبادی 50 فیصد سے زائد ہے لیکن خواتین مسافر کم ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے ہی بات کر دی ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد خرم گلفام): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں): میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سکندریہ کالونی یتیم خانہ اڈا پر بغیر روٹ چلنے والی ٹرانسپورٹ کی تفصیلات

*1923: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکندریہ کالونی یتیم خانہ کے اڈے سے چلنے والی ٹرانسپورٹ بغیر روٹ پورا کئے اس اڈے پر آ کر آؤٹ آف ٹرن مسافروں کو سوار کر کے لے جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اڈے سے چلنے والی ٹرانسپورٹ کے روٹ پورا نہ کرنے کی وجہ سے دیگر ٹرانسپورٹروں میں اکثر ہنگامہ آرائی اور لڑائی جھگڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکندریہ کالونی سے چلنے والی ٹرانسپورٹ صرف لاہور سے قصور اور قصور سے لاہور چلائی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لاہور سے قصور چلنے والی ٹرانسپورٹ کا روٹ لاری اڈا سے شروع ہو کر واپسی پر لاہور لاری اڈا پر ہی ختم ہوتا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) ایسا کوئی جھگڑا یا ہنگامہ آرائی کا سرزد ہونا کبھی بھی سامنے نہ آیا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے۔

بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کی تفصیلات

*3944: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر پاکستان دنیا میں آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک بن گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت پنجاب کون سے نئے منصوبہ جات شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کتنی لاگت سے، ان منصوبہ جات کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے، اگر کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر پاکستان دنیا میں آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے۔

(ب) بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ بہبود آبادی حکومت پنجاب نے آئندہ پانچ سالہ منصوبہ 14-2009 میں موجودہ (components) میں توسیع کے ساتھ ساتھ کئی (initiatives) بھی تجویز کئے ہیں۔اس پانچ سالہ منصوبے کے لئے 18825.742 ملین روپے کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔آئندہ پانچ سالہ منصوبہ 14-2009 کے لئے PC-I کے مطابق ہر انتظامی سطح پر خاندانی منصوبہ بندی کے اداروں کی تعداد میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہے:

-1 بہبود آبادی کے فلاحی مراکز

آئندہ منصوبہ جاتی پروگرام میں پانچ سو نئے فلاحی مراکز قائم کئے جائیں گے۔یہ مراکز یونین کونسل سطح پر کام کرتے ہیں۔نئے مراکز کے قیام سے ان کی کل تعداد 1500 سے بڑھ کر 2000 ہو جائے گی۔

-2 تولیدی صحت کے "A"ٹائپ مراکز

یہ مراکز ضلعی اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں میں بنائے گئے ہیں اور تربیت یافتہ اور کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔یہ مراکز تولیدی صحت کی مکمل خدمات کے ساتھ ساتھ خاندانی منصوبہ بندی کے تمام طریقے اور مشاورت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔آئندہ Plan Period میں ایسے 19 نئے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

3۔ موبائل سروس یونٹس

موبائل سروس یونٹس خواتین میڈیکل آفیسرز کی زیر نگرانی دور دراز علاقوں میں کیمپ لگا کر خدمات مہیا کرتے ہیں۔ 12 نئے یونٹس کے قیام سے ان کی تعداد 117 سے بڑھ کر 129 ہو جائیگی۔

-4 سوشل موبلائزرز (مرد)

اس component میں توسیع کے لئے 1222 نئے سوشل موبلائزرز بھرتی کئے جائیں گے جس سے صوبہ پنجاب میں ان کی تعداد 2242 سے بڑھ کر 3464 ہو جائے گی۔

-5 نئے منصوبے (Initiatives)

آئندہ (Plan Period) میں نئے منصوبہ جات کے تحت 875 خواتین سوشل موبلائزرز کی تقرری عمل میں لائی جائے گی۔یہ سوشل موبلائزرز گاؤں کی سطح پر کام کریں گے۔اس کے علاوہ نئے منصوبوں میں تشہیری مہم کے تحت ایک FM ریڈیو چینل کا قیام، بہبود آبادی

کی help line، دیہی علاقوں میں street theatre مذہبی علما کرام (سکالرز) کی شمولیت کو بڑھانے کے لئے اقدامات، بہبود آبادی کے حامی لوگوں کا انتخاب اور موبائل / کیبل نیٹ ورکس پر اشتہارات تجویز کئے گئے ہیں جو چھوٹے کنبے کی افادیت کو اجاگر کریں گے۔

سیالکوٹ شہر میں ٹرانسپورٹ چلانے کی تفصیلات

*2941: رانا آصف محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں کس کس روٹ پر بسیں چلائی جا رہی ہیں ان روٹس کے نام و نمبر بتائیں؟

(ب) ہر روٹ پر کتنی بسیں چل رہی ہیں اور کیا یہ بسیں آبادی کے لحاظ سے پوری ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سیالکوٹ شہر کے اندر کسی روٹ پر بھی بسیں نہ چلائی جاتی ہیں۔ صرف دو فلائنگ کوچز کو مقامی ایم پی اے (انجینئر عمران اشرف صاحب) کی درخواست پر عارضی طور پر شہر کے اندر چلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ شہر کے اندر صرف تین اربن روٹ کلاسیفائیڈ ہیں جن میں سے دو سوزوکی اربن روٹ ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سوزوکی اربن روٹ: جنرل بس سٹینڈ سیالکوٹ تا چانہ چوک پسرور روڈ سیالکوٹ
2. سوزوکی اربن روٹ: جنرل بس سٹینڈ تا ڈالووالی براستہ چوک گھنٹہ گھر کینٹ سیالکوٹ
3. کوسٹر روٹ: چوک زہرہ ہسپتال تا چوک زہرہ ہسپتال براستہ پل ایک، رنگپورہ، گھنٹہ گھر کینٹ، سی ایم ایچ چوک، لاری اڈہ، ڈیفنس روڈ سیالکوٹ

(ب) مذکورہ بالا روٹس پر کوئی بس نہ چل رہی ہے۔ شہر کے اندر تقریباً 72 سوزوکی وین اور دو کوسٹر گاڑیاں چل رہی ہیں۔

فیملی فزیشن ہیلتھ کیئر سسٹم کی تفصیلات

*4473: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بہبود آبادی میں 117 موبائل سروس یونٹس موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بہبود آبادی میں فیملی فزیشن ہیلتھ کیئر سسٹم متعارف کرایا گیا ہے، یکم جنوری 2009 سے اب تک کتنے لوگ اس سے استفادہ کر چکے ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ بہبود آبادی میں 117 موبائل سروس یونٹ موجود ہیں۔

(ب) جی نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کیونکہ محکمہ بہبود آبادی میں ایسا کوئی سسٹم متعارف نہیں کرایا گیا ہے۔ البتہ Family Physician کو محکمہ بہبود آبادی کے آر۔ایچ۔ایس ٹریننگ / ماسٹر ٹریننگ سنٹرز میں Contraceptive Technique including surgical Methods میں ٹریننگ دی جاتی ہے جب یہ ڈاکٹرز ٹریننگ مکمل کر کے چلے جاتے ہیں تو محکمہ کی طرف سے انہیں contraceptive بھی مہیا کئے جاتے ہیں۔ جنوری 2009 سے اب تک 63 ڈاکٹرز کی ٹریننگ ہو چکی ہے۔

رحیم یار خان، ملازمین محکمہ بہبود آبادی کو تنخواہ کی بروقت ادائیگی کا مسئلہ

*4768: ملک جہانزیب وارن: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ بہبود آبادی ضلع رحیم یار خان کے ملازمین کو ہر ماہ کی بجائے تین چار ماہ بعد تنخواہ دی جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت محکمہ بہبود آبادی کے ملازمین کی تنخواہیں ہر ماہ ان کے اکاؤنٹ میں جمع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) محکمہ بہبود آبادی کا بجٹ پہلے سالانہ بنیادوں پر ملتا تھا۔ مگر اب سہ ماہی ملتا ہے۔ وہ بھی وقت پر نہیں ملتا جس کی وجہ سے تنخواہوں کی ادائیگی میں بعض اوقات تاخیر ہو جاتی ہے تاہم تنخواہوں کی بروقت ادائیگی کے لئے اب وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ آئندہ بجٹ سالانہ بنیادوں پر جاری کیا جائے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا زیادہ تر ملازمین کی تنخواہیں ہر ماہ باقاعدگی سے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے ادا کرتا رہتا ہے۔ مالی سال 08-2007 میں ضلع رحیم یار خان میں 81 ملازمین کی تنخواہیں کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت ادا کی گئی تھیں۔ بقیہ ملازمین کی تنخواہیں ڈرائینگ اینڈ ڈسبرسنگ آفیسر کے ذریعے ادا کی گئیں۔ ان ملازمین کا ڈیٹا بھی ضلعی دفتر خزانہ کو برائے کمپیوٹرائزیشن بھیج دیا گیا ہے۔ تمام ملازمین کی تنخواہوں کی کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے تحت ادائیگی جلد شروع کر دی جائیگی۔

لاہور۔ چین سے درآمد کی گئی بسوں کی تفصیلات

*5808: انجنیئر قمرالاسلام راجہ: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں استعمال کے لئے جو بسیں چین سے درآمد کی گئی تھیں وہ کم ہارس پاوراور سی این جی کی قلت کی وجہ سے مختلف فنی مسائل کا شکار ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے توکیا یہ بسیں درآمد کرنے سے قبل کوئی ٹیکنیکل سٹڈی کروائی گئی تھی اور اگر نہیں توکیوں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حکومت پنجاب نے اربن ٹرانسپورٹ کی بہتری کے لئے نئی CNG بسوں پر 25 فیصد سبسڈی دینے کا منصوبہ بنایااس سکیم کے تحت جون 2009 میں 31 چینی CNG بسیں درآمد کی گئیں وہ تمام بسیں روٹ نمبر 6 پر کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔مزید برآں ان کے مالکان کی طرف سے کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی ہے جس سے یہ بات ظاہر ہو کہ یہ بسیں ناقص معیار کی ہیں۔

(ب) CNG بسوں کا معائنہ کرنے کے لئے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس کمیٹی کی رپورٹ کے بعد ہی ان کو سبسڈی اور چلنے کی اجازت دی گئی تھی۔لہذایہ بات درست نہیں ہے کہ CNG بسوں کے آنے سے پہلے کوئی سٹڈی نہیں کروائی گئی تھی بعد ازاں ایک اور ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے آئندہ آنے والی بسوں کے لئے نئی اور بہتر specifications مرتب کی تھی۔ لہذااب جو CNG بسیں اربن روٹس پر آئیں گی وہ ان نئی specifications کے مطابق ہوں گی۔

محکمہ بہبود آبادی میں تعینات ایف ڈبلیوائے کی پروموشن کا مسئلہ

*4769: ملک جہانزیب وارن: کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہبود آبادی میں تعینات ایف ڈبلیوائے (فیملی ویلفیئر اسسٹنٹ) کالائن آف پروموشن نہ ہے وہ جس گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں اسی گریڈ میں ریٹائر ہوتے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ملازمین کی لائن آف پروموشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) یہ درست ہے کہ مگر اسی چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزارت بہبود آبادی حکومت پاکستان نے سال 2001 میں 50 فیصد ایف ڈبلیوائے کو سکیل نمبر 5 سے سکیل 7 میں اپ گریڈ کیا ہے۔

(ب) محکمہ بہبود آبادی نے ایف ڈبلیوائے کے اس مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلے پانچ سالہ منصوبہ (15-2010) میں اس پوسٹ کو اپ گریڈ کر کے ساتواں سکیل کرنے کی تجویز دی، منصوبہ کی منظوری کے بعد تمام ایف ڈبلیوائے کو ساتواں گریڈ دے دیا جائے گا۔

پنجاب کے بڑے شہروں میں ورکنگ خواتین کے لئے ٹرانسپورٹ چلانے کا معاملہ

*5968: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت پنجاب کے بڑے شہروں میں ورکنگ خواتین کے لئے سرکاری طور پر علیٰحدہ ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

صوبہ پنجاب میں فی الوقت مردوں اور خواتین کے لئے مشترکہ پبلک ٹرانسپورٹ میسر ہے جس میں گھریلو اور ورکنگ خواتین کے لئے علیٰحدہ کمپارٹمنٹس ہیں اور بیالیس نشستوں میں سے بارہ نشستیں خواتین کے لئے مختص ہیں۔ حال ہی میں حکومت پنجاب نے اربن ٹرانسپورٹ مسائل کو مزید بہتر طریقے سے حل کرنے کے لئے "لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی" قائم کی ہے جو کہ لاہور میں شہریوں کو بین الاقوامی معیار کی سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے پرانی بسوں کی حالت کو بہتر کرنے کے ساتھ ساتھ نئی CNG بسیں لانے کا انتظام بھی کرے گی اور ان بسوں میں ورکنگ اور گھریلو خواتین کے لئے علیٰحدہ کمپارٹمنٹس کو مزید وسعت دی جائے گی۔ ان منصوبہ جات کو جلد ہی پنجاب کے دیگر اضلاع میں بھی متعارف کرایا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*4816:چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیاوزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں بہبود آبادی کے کتنے مراکز ہیں، ان مراکز میں کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں اور عوام کو ان سے کیا کیا سہولیات حاصل ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔125 سیالکوٹ میں کتنے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں اور عملہ کتنا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) اس وقت ضلع سیالکوٹ میں55 فلاحی مراکز 3 موبائل سروس یونٹ 1 مرکز صحت توالد "A" اور 2 مرکز توالد صحت "B" کام کر رہے ہیں۔ دو ایڈیشنل مرکز صحت توالد (i)پسرور (ii)ڈسکہ زیر تعمیر ہیں اور جلد ہی کام شروع کر دیں گے۔ان مراکز میں مانع حمل ادویات زنانہ / مردانہ نل بندی و نس بندی آپریشن اور عام بیماریوں کی ادویات کی مفت فراہمی کی سہولیات میسر ہیں۔اس کے علاوہ زچہ و بچہ اور ماں بچے کی صحت کے حوالے سے مفید مشورے اور مناسب علاج معالجہ کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔اس وقت ضلع سیالکوٹ میں 87 موبلائزرز مختلف یونین کونسلز میں کام کر رہے ہیں۔جو مرد حضرات سے رابطہ کر کے انہیں صحت و فیملی پلاننگ کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں اور چھوٹے خاندان کے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہیں اور مانع حمل ادویات اور سہولیات بہم پہنچاتے ہیں۔

اس وقت سیالکوٹ میں وزارت بہبود آبادی اسلام آباد کے تعاون سے ریجنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، سیف مدرہوم اور Multi Purpose Services Centre کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے اور انشاللہ بہت جلد اپنا کام شروع کر دیں گے۔ جس سے عوام کو بہت فائدہ ہوگا اور ان کے ساتھ ساتھ مزید دو ایڈیشنل مرکز صحت توالد (i) کوٹلی لوہاراں (ii)کاہلیاں (بجوات) کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے۔ محکمہ بہبود آبادی ضلع سیالکوٹ عوامی نمائندوں، علماکرام، ڈاکٹرز، این جی اوز، ٹیچرز اور دیگر سماجی تنظیموں کے ساتھ مل کر عوام کو صحت و فیملی پلاننگ کی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے عملی طور پر کوشاں ہے تاکہ عوام کو صحت و فیملی پلاننگ کی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کی جاسکیں۔

(ب) اس وقت حلقہ پی پی۔125 سیالکوٹ میں آٹھ فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1	دھیرا سندھا	-2	ہندل	-3	چک گلاں
-4	اگوکی	-5	ہرڑ	-6	لنگڑ پالی
-7	بھاگووال	-8	گنہ کلاں		

ان فلاحی مراکز میں آٹھ فیملی ویلفیئر ورکرز، آٹھ ایف ڈبلیواے (میل)، دو ایف ڈبلیواے (فی میل)، چھ فی میل ہیلپرز، پانچ چوکیدار، آٹھ میل موبلائزرز کل 37 محکمے کا سٹاف عوام کی خدمت کے لئے مصروف عمل ہے۔

فیصل آباد میں بس / ویگن سٹینڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6169: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے بس / ویگن سٹینڈز کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) یہ سٹینڈز کس کس کے کنٹرول میں چل رہے ہیں؟

(ج) ان سٹینڈز سے حکومت کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم کس کس مد سے وصول ہوئی؟

(د) حکومت نے ان سٹنیڈز کی دیکھ بھال پر ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) فیصل آباد میں کل 24 بس / ویگن سٹینڈز چل رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ "بی" کلاس سٹینڈز

فیصل آباد میں ایک ہی "بی" کلاس سٹینڈ ہے جو کہ فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر انتظام بمقام کوتوالی روڈ اور عید گاہ روڈ کے سنگم میں واقع ہے۔

2۔ "سی" کلاس سٹینڈز

فیصل آباد میں مندرجہ ذیل 7 "سی" کلاس سٹینڈز حکومت پنجاب لوکل گورنمنٹ کے ماتحت سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، فیصل آباد کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام سٹینڈز
(i)	جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد
(ii)	جنرل بس سٹینڈ، سمندری
(iii)	جنرل بس سٹینڈ، ڈجکوٹ
(iv)	جنرل بس سٹینڈ، تاندلیانوالہ

(v) جنرل بس سٹینڈ، چک جھمرہ

(vi) جنرل بس سٹینڈ، جڑانوالا

(vii) جنرل ویگن سٹینڈ، جڑانوالا (زیر انتظام تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن، جڑانوالا)

3۔ "ڈی" کلاس سٹینڈز

فیصل آباد میں 16 "ڈی" کلاس سٹینڈز مختلف پرائیویٹ کمپنیوں / افراد کے نام منظور شدہ ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام سٹینڈز
(i)	میسرز نادر فلائنگ کوچ، جناح کالونی، فیصل آباد
(ii)	میسرز خواجہ ٹریول سروس، جھنگ روڈ، فیصل آباد
(iii)	میسرز کوہستان فلائنگ کوچ، ریلوے روڈ، فیصل آباد
(iv)	میسرز نیو سبحان فلائنگ کوچ، ریلوے روڈ، فیصل آباد
(v)	میسرز تیمور ٹریولز، GTS چوک، فیصل آباد
(vi)	میسرز سپیڈ سٹار ٹریولز، سرگودھا روڈ، فیصل آباد
(vii)	میسرز کاہلوں برادرز، سمندری روڈ، فیصل آباد
(viii)	ڈائیو وایکسپریس بس سروس، اسماعیل روڈ، فیصل آباد
(ix)	میسرز حسن ٹریولز، جڑانوالا سٹی
(x)	میسرز عاشق ٹریولز، لاہور روڈ جڑانوالہ
(xi)	میسرز فرینڈز ٹریولز، لاہور روڈ جڑانوالہ
(xii)	میسرز اتفاق ٹریولز، قائداعظم روڈ، تاندلیانوالہ
(xiii)	میسرز جٹ ٹریولز، کمالیہ روڈ ماموں کانجن، تاندلیانوالہ
(xiv)	میسرز باجوہ ٹریولز، ماموں کانجن
(xv)	میسرز علی ٹریولز، نزد پٹرول پمپ، کنجوانی
(xvi)	میسرز شفقت ٹریولز، تحصیل سمندری

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں مندرجہ بالا سٹینڈز کے متعلق تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے کہ

"بی" کلاس ویگن سٹینڈ	فیصل آباد اربن ٹرانسپورٹ اینڈ ویلفیئر سوسائٹی
"سی" کلاس سٹینڈز	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد
"ڈی" کلاس سٹینڈز	مختلف پرائیویٹ اشخاص / کمپنیوں کے زیر انتظام چل رہے ہیں۔

(ج) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ٹرانسپورٹ)/ایڈمنسٹریٹر، جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد سے لی گئی رپورٹ کے مطابق "سی" کلاس سٹینڈز سے حاصل شدہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد

مد آمدن ہائے	آمدن 2008-09	آمدن 2009-10
وصولی پارکنگ فیس	-/30711225	-/31000000
وصولی چارپائی فیس	-/1050000	-/1065000
وصولی فروٹ سٹال فیس	-/1320000	1325000
وصولی تانگہ رکشا فیس	-/181750	-/393669
وصولی کرایہ جات	-/1261294	-/1794075
کل آمدن	-/34524269	-/35577744

2: بس سٹینڈ، سمندری

مد آمدن ہائے	آمدن 2008-09	آمدن 2009-10
وصولی پارکنگ فیس	-/2374850	-/3705000
وصولی کرایہ جات	-/102500	-/138033
کل آمدن	-/3843033	-/2477350

3: بس سٹینڈ، تاندلیانوالہ

مد آمدن ہائے	آمدن 2008-09	آمدن 2009-10
وصولی پارکنگ فیس	-/260150	-/322670
وصولی فروٹ سٹال فیس		-/31008
وصولی پبلک لیٹرین فیس		-/14300
وصولی رکشا فیس		-/9,380
وصولی کرایہ جات	-/505000	-/583690
کل آمدن	-/765150	961048

4۔ بس سٹینڈ، جڑانوالا

مد آمدن ہائے	آمدن 2008-09	آمدن 2009-10
وصولی پارکنگ فیس	-/822940	-/910432
وصولی فروٹ سٹال فیس	-/203805	-/219073
وصولی پبلک لیٹرین فیس	-/27000	-/30758
کل آمدن	-/1053745	-/1160263

5: بس سٹینڈ، ڈجکوٹ

مد آمدن ہائے	آمدن 09-2008	آمدن 10-2009
وصولی پارکنگ فیس	-/2820153	-/2186930
کل آمدن	-/2820153	-/2186930

(د) ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ٹرانسپورٹ)/ایڈمنسٹریٹر، جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد سے لی گئی رپورٹ کے مطابق، اخراجات جو کہ ان سٹینڈز کی تعمیر و ترقی اور مسافروں کی سہولیات پر خرچ کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ جنرل بس سٹینڈ، فیصل آباد

تعمیر پبلک لٹیرین	مبلغ۔/56,00,000 روپے
تعمیر بس بیں وغیرہ	مبلغ۔/28,00,00,000 روپے

2۔ بس سٹینڈ، سمندری

نو تعمیر بس سٹینڈ، سمندری/روڈورک وغیرہ مبلغ۔/2,10,00,000 روپے

ضلع میانوالی، عوام کی بھلائی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*5702: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ عوام کی بھلائی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، اس وقت یہاں پر کتنے افراد ڈیوٹی سر انجام دے رہے ہیں اور ان پر کتنی رقم سالانہ خرچ کی جا رہی ہے؟

(ب) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران محکمہ ہذا نے جو اقدامات اٹھائے، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) محکمہ بہبود آبادی ضلع میانوالی میں ضلع بھر میں لوگوں کی بھلائی کے لئے مندرجہ ذیل خدمات سر انجام دے رہا ہے۔

محکمہ بہبود آبادی ضلع بھر میں مختصر کنبے کی اہمیت، مانع حمل ادویات کی فراہمی اور فالو اپ فراہم کر رہا ہے۔

ماں کو زچگی سے پہلے اور زچگی کے بعد صحت کی خدمات فراہم کی جا رہی ہیں جن میں معلومات، علاج اور دیکھ بھال شامل ہے۔

نوزائیدہ بچے کی دیکھ بھال، حفاظتی ٹیکوں، ماں کے دودھ کی تربیت اور بچے کی معمولی امراض کے علاج کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
خواتین اور بچوں کے عام معمولی امراض کا علاج اور مفت ادویات کی فراہمی کی جارہی ہے۔
عوام کو مختصر کنبے اور صحت مند زچہ بچہ کی اہمیت بہم پہنچانے کے لئے سکھی گھر محفل پاپولیشن واک محفل میلاد، گروپ میٹنگ فری میڈیکل کیمپ، فرینڈز میٹنگ کا انعقاد۔
RHS-A اور RHS-A Additional ضلع بھر میں مانع حمل سرجری اور دوسری خدمات کے لئے کیمپوں کا انعقاد کرتے ہیں جو کہ ایک ماہر گائنی ڈاکٹر کی زیر نگرانی ہورہے ہیں۔

طبی عملے کو ٹریننگ کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔
موبائل سروس یونٹ دور دراز علاقوں میں بنیادی صحت اور فیملی پلاننگ کی سہولیات پہنچارہا ہے۔جہاں پر صحت کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔
موبائل سروس یونٹ ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹرز کی زیر سرپرستی کام کر رہے ہیں۔حفظان صحت کی تعلیم، ذاتی صفائی سے متعلق آگاہی مشاورت، غذائیت، ماں کا دودھ، تولیدی، جنسی بیماریوں نیز ایچ آئی وی اور ایڈز کے متعلق آگاہی اور عام بیماریوں کے علاج کی خدمات ضلع بھر میں فراہم کی جارہی ہیں۔
ضلع میانوالی میں Male Mobilizers کو یونین کونسل کی سطح پر لوگوں میں فیملی پلاننگ، صحت مند اور مختصر کنبے کے بارے میں آگاہی پیدا کرتے ہیں۔اس کے علاوہ مانع حمل کی ادویات بھی کرتے ہیں اور موزوں جوڑوں کی رجسٹریشن کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

(ضلع بھر میں عملہ کی کل تعداد 206)

Name of Component	Sanction Strength	In Position	Vacant Posts
ایڈمن پراجیکٹ	24	20	04
ایف ڈبلیو سی پراجیکٹ	121	99	22
تحصیل پراجیکٹ	09	07	02
ایم ایس یو پراجیکٹ	12	10	2
ایس موبلائزر پراجیکٹ	60	48	12
آر ایچ ایس اے میانوالی	10	10	-

ایڈیشنل آر ایچ ایس اے پپلاں	10	08	02
ایڈیشنل آر ایچ ایس اے عیسیٰ خیل	10	04	06
کل تعداد	256	206	50

بجٹ مختص اور اخراجات برائے سال 09-2008

Name of Project	Budget Allocation	Expenditure
ایڈمن پراجیکٹ	4067000	4733401
تحصیل پراجیکٹ	1434000	1793429
ایف ڈبلیو سی پراجیکٹ	8673000	12856263
ایم ایس یو	1550000	1784511
میل موبلائزر	2323000	2281114
آر ایچ ایس اے سنٹر	3438000	3559260
کل بجٹ	21485000	27007978

بجٹ مختص اور اخراجات برائے سال 10-2009

Name of Project	Budget Allocation	Expenditure
ایڈمن پراجیکٹ	2168000	2561948
تحصیل پراجیکٹ	1147000	1183206
ایف ڈبلیو سی پراجیکٹ	3960000	8906929
ایم ایس یو پراجیکٹ	867000	1185071
میل موبلائزر پراجیکٹ	1642000	1628052
کل بجٹ	9784000	15465206

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1 ورلڈ پاپولیشن ڈے کے موقع پر پاپولیشن واک کا انعقاد

-2 میانوالی شہر کے مختلف علاقوں میں بینرز کی نمائش

-3 مختلف فلاحی مراکز میں سگھی گھر محافل کا انعقاد

-4 موبائل سروس یونٹس کے ذریعے دور دراز علاقوں میں 283 مفت طبی کیمپ کا انعقاد

-5 فلاحی مراکز کی طرف سے 873 سیٹلائٹ کیمپس کا انعقاد

-6 زنانہ اور مردانہ سرجری کیمپ

سال برائے 2008 TO 2009

❖ آر ایچ ایس میانوالی نے جو کیمپ منعقد کئے 22

سال برائے 2009 تا 2010

❖ آر ایچ ایس اے میانوالی نے جو کیمپ منعقد کئے 15

❖ سال09-2008نے محکمہ بہبود آبادی میانوالی نے ایڈیشنل(RHS-A)
پپلاں اور عیسیٰ خیل میں نئی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے-/6080000=-/3040000+
-/3040000کی رقم مختص کی گئی جس میں آر ایچ ایس پپلاں کی بلڈنگ پر-/2676852
روپے خرچ ہوئے اور2/2009سے بلڈنگ مکمل ہو کر فنکشنل ہوئی ہے-اسی طرح ایڈیشنل
آر ایچ ایس اے سینٹر عیسیٰ خیل کی بلڈنگ کی تعمیر پر2438290روپے اب تک خرچ ہو چکے
ہیں اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے-

لاہور شہر میں چلنے والی بسوں سے متعلقہ تفصیلات

*6392: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں ہر روٹ پر چلنے والی بسوں کی تعداد کیا ہے، مکمل تفصیل مع تعداد بس، روٹ نمبر اور کمپنی کا نام بیان کیا جائے؟

(ب) یکم جنوری2008سے31-دسمبر2009تک کتنی مرتبہ کرایہ بڑھایا گیا نیز یہ کرایہ کس criteriaکے تحت بڑھایا گیا، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ٹرانسپورٹ(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور شہر میں ہر روٹ پر چلنے والی بسوں کی تعداد مع روٹ نمبر اور کمپنی کا نام"Annex"A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے-

(ب) جنوری تا ستمبر2008کے درمیان ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے تین مرتبہ کرایہ میں اضافہ کیا گیا، جس کی تفصیل"Annex"Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

مارچ2008

جون2008

ستمبر2008

نومبر2008میں ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایوں کی شرح میں کمی کی گئی تفصیل"Annex"Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

پی پی-45میانوالی، مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5703: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں بہبود آبادی کے کل کتنے مراکز ہیں نیز یہ کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان فلاحی مراکز پر خواتین و حضرات کو کیا بنیادی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں، 10-2009 کے دوران کتنے لوگوں نے یہاں سے استفادہ کیا؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) پی پی۔45 میانوالی میں بہبود آبادی کے کل نو فلاحی مراکز کام کر رہے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	فلاحی مرکز کا نام	پتا
-1	فلاحی مرکز میانوالی (I)	محلہ زادے خیل میانوالی
-2	فلاحی مرکز میانوالی (II)	محلہ رمضان آباد میانوالی
-3	فلاحی مرکز میانوالی (III)	محلہ نور پور میانوالی
-4	فلاحی مرکز میانوالی (IV)	محلہ میانہ میانوالی
-5	فلاحی مرکز شاہین ٹاؤن میانوالی	نزد پی ایف کالونی میانوالی
-6	فلاحی مرکز ابا خیل	نزد بوائز ہائی سکول ابا خیل
-7	فلاحی مرکز موسیٰ خیل	محلہ دربار سلطان شاہ مین بازار موسیٰ خیل
-8	فلاحی مرکز واں بھچراں	محلہ محمد خیل نزد پٹرول پمپ واں بھچراں
-9	فلاحی مرکز شادیہ	محلہ ڈھکواں والا شادیہ

(ب) ان مراکز پر خواتین و حضرات کو درج ذیل بنیادی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

-1 خاندانی منصوبہ بندی کی معلومات بہم پہنچانا اور کلائنٹ کا ضرورت کے مطابق معائنہ کرنا۔

-2 مانع حمل ادویات استعمال کرنے والوں کا فالواپ کرنا۔

-3 مانع حمل ادویات کی فراہمی۔

-4 خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنے والے کلائنٹ جو سنٹر میں نہیں آسکتے ہیں ان کا گھر پر جا کر فالواپ کرنا۔

-5 ماں اور بچے کی دوران حمل اور پیدائش کے بعد دیکھ بھال کرنا۔

-6 بچے کے لئے ماں کے دودھ کی ترغیب اور افادیت کی اہمیت بتانا۔

-7 حفاظتی ٹیکوں کی ترغیب دینا۔

-8 عام معمولی بیماریوں کی تشخیص کے لئے بنیادی سہولیات جیسے بلڈ پریشر چیک کرنا، بخار چیک کرنا، شوگر چیک کرنا اور حمل کی ابتدائی تشخیص کی سہولیات فراہم کرنا۔

-9 عوام کے گھروں کے قریب مفت طبی مشورے اور معمولی بیماریوں کے مفت علاج کی فراہمی

10- بے اولاد جوڑوں کے مسائل کے حل کے لئے مناسب مشورے اور مناسب ڈاکٹر کی طرف رہنمائی

11- صحت عامہ کی تعلیم دینااور جنسی امراض کے علاج کے لئے راہنمائی فراہم کرنا۔

12- غیر معمولی بیماریوں جیسے کینسر ایڈز Hepatitis کے لئے ریفرل کی سہولیات دینا۔

13- عام زخم کی دیکھ بھال کے لئے مشورہ اور علاج کی راہنمائی دینا۔

14- مختصر خاندان اور صحت مند زچہ بچہ کی اہمیت کا شعور پیدا کرنا۔

استفادہ حاصل کرنے والے لوگوں کی تعداد

❖ فیملی پلاننگ کلائنٹس	45189
❖ عام مریض	27957
❖ چائلڈ کیئر	6304
❖ انٹی نینٹل کیسز	3957
❖ پوسٹ نینٹل کیسز	2190
❖ سیٹلائٹ کیمپس (منعقدہ انچارج فلاحی مراکز)	
برائے سال 2008-2009	تعداد 608
برائے سال 2009-2010	تعداد 265
منعقد کیمپس (موبائل سروس یونٹ)	
برائے سال 2008-2009	تعداد 178
برائے سال 2009-2010	تعداد 105

حافظ آباد- بہبود آبادی کے فلاحی مراکز اور بھرتی کی تفصیل

*6453: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر بہبود آبادی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے فلاحی مراکز، موبائل سروس یونٹ اور مرکز تولیدی صحت کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا تمام عملہ لوکل ہوتا ہے یا دوسرے اضلاع سے تعینات کیا جاتا ہے

(ج) مذکورہ ضلع میں سال 2008-09 میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے مراکز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

i. فیملی ویلفیئر سنٹرز (فلاحی مراکز) 24

ii. موبائل سروس یونٹ	02
iii. مراکز تولیدی صحت	02

(ب) گریڈ نمبر ایک سے گریڈ نمبر 8 تک تمام بھرتی لوکل سطح پر ہوتی ہے جس میں صرف حافظ آباد کا ڈومیسائل مطلوب ہوتا ہے۔ بعض اوقات اسامی خالی ہونے اور سرپلس سٹاف کی موجودگی کی صورت میں پنجاب یا دیگر اضلاع سے تبادلہ ہو کر بھی اسامی پر کر لی جاتی ہے۔

(ج) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے زیر اہتمام سال 09-2008 میں کسی قسم کی کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

حافظ آباد۔ محکمہ بہبود آبادی کی گاڑیوں کی تعداد و تفصیل

*6454: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے پاس جو گاڑیاں ہیں، ان کی تعداد اور مارک کیا ہے؟

(ب) کیا محکمہ بہبود آبادی حافظ آباد کے پاس اس وقت کوئی خراب گاڑیاں بھی ہیں، اگر ہاں تو کتنی اور ان کو نیلام کیوں نہیں کیا گیا، وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر بہبود آبادی (محترمہ نیلم جبار چودھری):

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ بہبود آبادی کے پاس مختلف components میں درج ذیل گاڑیاں موجود ہیں۔

Component	Type	Model
ایڈمن	سوزوکی پوٹھوہار	1996
	ٹویوٹا ہائی ایس	1992
	سوزوکی بولان	1990
موبائل سروس یونٹ	سوزوکی بولان	1996
	سوزوکی بولان	1996
	ماسٹر موٹر	2007
	ماسٹر موٹر	2007
	ٹویوٹا ہائی ایس	2005
	گاڑیوں کی کل تعداد	08

(ب) مذکورہ بالا گاڑیوں میں سے سوزوکی بولان ماڈل 1990 قابل نیلامی ہے اور اس کی نیلامی کا کیس بناکر ڈائریکٹوریٹ جنرل بھیج دیا گیا ہے اور توقع ہے کہ اس کی نیلامی جلد ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ ملک اقبال لنگڑیال صاحب کہاں ہیں؟ میں نے انھیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے وقت دینا تھا۔ اگر ملک صاحب لابی میں تشریف رکھتے ہیں تو ایوان کے اندر تشریف لے آئیں۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ہی ہونا چاہئے، میں تقریر نہیں سنوں گا۔ جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سرگودھا میں پرسوں امام بارگاہ پر جو خود کش حملہ ہوا ہے اور جس طرح سے مزاحمت ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا ایک طریق کار ہے۔ آپ وہ طریق کار اختیار کریں۔ جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پچھلے دو دن سے یہ خبر تمام اخبارات اور ٹی وی چینلز پر آ رہی ہے کہ حکومت پاکستان نے ECC میں ایک مرتبہ پھر سے سیکنڈ ہینڈ گاڑیوں کی درآمد پر غور شروع کر دیا ہے۔ یہ ایک لابی ہے جو پرانی گاڑیاں بیرون ملک سے لاتی ہے، باہر کے ملکوں میں پرانی گاڑیوں پر export price پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، سو روپے والی گاڑی جاپان میں ڈیڑھ سو روپے کی بکتی ہے اور تین سال کے بعد پھر وہ گاڑی سو روپے میں پاکستان آ جاتی ہے اور اس کے اوپر پاکستان نے جو ٹیکس کی چھوٹ دی صرف اس کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے جبکہ گاڑی کی قیمت جاپان کو نئی گاڑی کی قیمت کے برابر ادا کی جاتی ہے۔ پرانی گاڑیوں کے آنے سے ملک کا قیمتی زرمبادلہ ضائع ہو رہا ہے۔ ہماری انڈسٹری کو نقصان پہنچ رہا ہے اور بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اس کو تحریری طور پر لے کر آئیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر پر کرنے والی بات نہیں ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اپنا mood تھوڑا سا ٹھیک رکھئے گا۔

جناب سپیکر: اللہ کے فضل سے میرا mood ٹھیک ہے۔ آپ کو کیا نظر آ رہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس معزز ایوان نے 29۔جنوری کو اسی سال ایک قرارداد پاس کی تھی کہ ہندوستان کو کسی قسم کی راہداری نہ دی جائے۔۔۔

جناب سپیکر:اس کے بارے میں ابھی تھوڑی دیر کے بعد بات ہو گی۔

شیخ علاؤالدین:آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ آ گئی ہے۔میں نے آپ کو follow کر لیا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!اتنا بڑا ظلم نہیں ہو سکتا تھا جتنا ان دو دنوں میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔جی،لنگڑیال صاحب!

ملک اقبال احمد لنگڑیال: جناب سپیکر!میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پرسوں اتوار والے دن ہمارا باپ بیٹے کا میڈیا ٹرائیل ہوا ہے،ہمارے میڈیا کے دوست سارا دن ڈگری ڈگری کھیلتے رہے ہیں۔ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں اگر غلط کام ہو تو اسے عوام میں بتایا جائے لیکن میرا بیٹا پانچ سال پچھلی اسمبلی میں رہا جب یہ قانون لاگو تھا اس وقت کسی نے اعتراض نہیں کیا۔اس کی ڈگری genuine ہے اور میری ڈگری کا معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔

جناب سپیکر:اگر یہ معاملہ عدالت میں ہے تو پھر اس پر بات کیسے ہو سکتی ہے؟

ملک اقبال احمد لنگڑیال:جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ میرا کیس عدالت میں ہے لیکن میرے بیٹے کا کیس کسی عدالت میں نہیں ہے۔میرے بیٹے کا re-counting کا معاملہ عدالت میں ہے۔میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی انکوائری کمیٹی بنا دیں جس کی مجھے امید تو نہیں کیونکہ اسمبلی میں ہم نے جو قرارداد پیش کی اس کی سزا سب نے بھگتنی ہے،ایک ہم نہیں بھگتیں گے،سب بھگت رہے ہیں اور بھگتیں گے۔یہاں ایسی قرارداد یا تو آنی نہیں چاہئے تھی یا پھر اس پر stand لینا چاہئے تھا کم از کم کوئی اصول تو طے کر لیں۔خبریں دیں تو سچی دیں۔

جناب سپیکر:اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ ان کا جو role ہے وہ زیادہ تر positive ہوتا ہے، کہیں کہیں کوئی ڈنڈی مار جاتا ہے تو پھر سب کو تو اس میں شامل نہیں کیا جا سکتا لیکن میرے خیال میں ان کو بھی احساس ہونا چاہئے کہ یہ ایوان بھی معزز ایوان ہے اور اس میں بیٹھے ہوئے تمام نمائندگان سے ان کی کوئی دشمنی نہیں ہے۔جی،شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!آپ ماشاءاللہ بڑے ذہین ہیں۔اس میں کسی کو شک نہیں ہے مگر قرآن مجید میں بھی لکھا ہوا ہے کہ نماز جائز نہیں آگے لکھا ہوا ہے حالت نشہ میں۔اب اگر ایک آدمی کوئی بھی بات کرتا ہے تو پہلے آپ اس کو سن لیں اس کے بعد آپ کو authority ہے کہ جو بھی فیصلہ کریں۔

ملک اقبال لنگڑیال صاحب کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ میرے بیٹے کے خلاف re-counting کا کیس چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! صحافی واقعی مافی الضمیر ہیں یہ مثبت کردار ادا کرتے ہیں مگر جو منفی کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر میڈیا والے کہتے ہیں کہ ان کی ڈگری جعلی ہے اور ان کے بیٹے کی بھی ڈگری جعلی ہے تو میرے خیال میں ان کو یہ حق تو ہے کہ یہ آپ کے سامنے بھی point out کریں اور میڈیا کے notice میں بھی لے آئیں کہ جس رپورٹر نے جس بھی اخبار میں یہ رپورٹ دی ہے تو آڈیٹر کس لئے ہوتے ہیں؟ وہ اس کا notice لیں کہ آپ غلط خبر کیوں دے رہے ہیں؟ اس پر damages بھی claim ہو سکتے ہیں۔

ملک اقبال احمد لنگڑیال: جناب سپیکر! میرے بیٹے کی ڈگری پر کل یونیورسٹی نے clearance دے دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ملک اقبال احمد لنگڑیال صاحب ہمارے بڑے سینئر ساتھی ہیں اور میرے خیال میں اس مرتبہ وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ یہاں اپنے حلقہ کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو فرمایا ہے اگر واقعی یہ درست ہے کہ ان کے خلاف ڈگری سے متعلقہ کوئی کیس pending نہیں ہے اور اس طرح سے خبر چلائی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس ہے لیکن اب کیونکہ اس ہاؤس نے ایک قرارداد کے ذریعے اس معاملے کو اس طرح resolve کیا ہے کہ آپ نے باقاعدہ ایک کمیٹی notify کر دی ہے۔ اس میں اس معزز ہاؤس کے ممبران بھی ہیں اور میڈیا کے لوگ بھی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ملک اقبال احمد لنگڑیال صاحب سے کہہ دیں کہ یہ ایک application مجھے پہنچا دیں میں ان کا معاملہ as a test case اس کمیٹی کے سامنے رکھوں گا۔ میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کمیٹی میں اگر انہوں نے اپنا کیس اسی طرح سے prove کیا جس طرح سے یہ فرما رہے ہیں کیونکہ جب دونوں فریق آمنے سامنے ہوں گے تو پھر ہی حقائق کا پتا چلے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے حقائق اسی طرح درست ہوئے تو بالکل میڈیا کے نمائندوں نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ وہ اس پر پوری ذمہ داری کا ثبوت دیں گے۔ اگر یہ خبر غلط ہے تو اس پر وہ معذرت بھی کریں گے، ان کے صحیح مؤقف کو شائع بھی کریں گے اور نشر بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا تنویر احمد ناصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی نہیں، اسے رہنے دیں کیونکہ اس پر بات ہو چکی ہے۔پلیز تمام تشریف رکھیں۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل نہیں۔ میں نے آپ کو اس کی اجازت نہیں دی۔پلیز تشریف رکھیں۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

فیصل آباد میں دو مسیحی بھائیوں کا محض الزام کی بنیاد پر قتل اور مسیحی کمیونٹی کی پریشانی میں اضافہ

جناب طاہر نوید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! میں بڑا اہم issue آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں کیونکہ آپ رہ گئے تھے۔

جناب طاہر نوید چودھری: جناب سپیکر! کل فیصل آباد میں دو بھائیوں کا ماورائے عدالت قتل کر دیا گیا کیونکہ صرف ان پر الزام لگایا گیا تھا۔اگر یہاں پر قانون پر پابندی اور قانون کی پاسداری ہوگی تو پھر یہاں پر ججوں اور وکیلوں کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ رات کو وہاں پر اتنی tension create ہوئی کہ سارے مسیحی لوگ سہمے ہوئے اپنے گھروں میں چھپ گئے۔اس کے علاوہ وہاں ہمارے Churches پر بھی پتھراؤ ہوا۔کوئی مسیحی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ہم غریب اور سہمی ہوئی قوم تو کسی چودھری کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے بلکہ جب ہمیں پتا ہو کہ ہمیں باہر نکلتے ہی قتل کر دیا جائے گا اور عدالت میں سزائے موت ہو جائے گی تو ہم کبھی بھی اس طرح نہیں کر سکتے۔ میں یہاں پر یہ عرض کروں گا کہ اس tension کو تقریباً ایک ہفتہ ہونے کو تھا لیکن پھر بھی ان کی مناسب حفاظت کا بندوبست کیوں نہیں کیا گیا؟ اب جب پنجاب حکومت کی طرف سے اس حوالے سے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کہ ایس پی (انوسٹی گیشن) اور ڈی ایس پی کو suspend کیا گیا ہے تو میں

سمجھتا ہوں کہ یہ اقدامات پہلے اٹھائے جانے چاہئیں تھے۔ آج بھی ہم وہی دیکھ رہے ہیں کہ شاید وارث پورہ کہیں گوجرہ نہ بن جائے، کہیں جیٹھی کے نہ بن جائے۔ میں یہاں پر یہی گزارش کروں گا کہ آس پاس ملکاں والا کی مسجد اور دوسری مساجد میں اعلانات ہوئے تو جو لوگ instigators ہیں جو لوگوں کو provocation دیتے ہیں ان کو بھی سزا ملنی چاہئے اور ایسے جھوٹے مقدمات درج کرانے والے لوگوں کو بھی same punishment ہو۔ اگر انہیں یہ ڈر اور خوف ہوگا کہ ہم کسی پر ایسا الزام لگا رہے ہیں جو کل جھوٹا ثابت ہوا تو ہمیں بھی سزائے موت ہو سکتی ہے تو کوئی آدمی پھر ایسی جرأت نہیں کرے گا۔ آج پورے پاکستان کی جڑوں کو یہ بات کھو کھلی کر رہی ہے۔ آپ مرید کے کا واقعہ دیکھ لیں کہ آدمی اپنی ذاتی دشمنی کو سامنے رکھتے ہوئے اس قانون کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم اس قانون کی قطعاً مخالفت نہیں کرتے کیونکہ یہ بہت اچھا ہے اور ایسا ہونا چاہئے لیکن اس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ یہاں پر ایسا کوئی طریق کار وضع کرنا چاہئے کہ اگر کسی پر کوئی جھوٹا الزام لگاتا ہے جس سے زندگیاں برباد ہوں، جس سے اقلیتوں میں احساس تحفظ ابھرے تو میں لاء منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ جہاں انہوں نے کافی security کا بندوبست کیا ہے وہاں پر Rangers کو تعینات کیا جائے تاکہ ہمیں دوسرا گوجرہ دیکھنا نہ پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں کیونکہ یہ بہت serious matter ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے کل فیصل آباد میں ہونے والے جس واقعہ کا ذکر کیا ہے یہ انتہائی افسوسناک اور انتہائی قابل مذمت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر جتنا بھی دکھ کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ ان دونوں بھائیوں کے خلاف جو الزام لگایا گیا ہے وہ اس طرح سے prima facie درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ وہ ایک فوٹوسٹیٹ کاپی کا الزام تھا کہ اس کاپی پر کوئی گستاخانہ فقرہ لکھا ہوا تھا اور نیچے ان کا نمبر اور نام دیا ہوا تھا۔ بھلا کون ایسا پاگل ہو سکتا ہے کہ وہ اس قسم کی گستاخی بھی لکھے اور نیچے اپنا نام اور نمبر بھی دے دے؟ اس ملک میں مذہبی شدت پسندی اور جنونیت بعض لوگوں میں سرائیت کر گئی ہے۔ وہاں کے لوگوں نے اس معاملے کو اٹھایا جنہوں نے کہا کہ یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہوئی ہے تو اس بات کو properly handle کرنے کے لئے مقامی انتظامیہ نے پرچے کا اندراج اس لئے کیا کہ جذبات نہ ابھریں اور کسی کو اس معاملے پر exploit کرنے کے لئے موقع نہ ملے۔ اب مقدمہ درج کر کے ان دونوں کو گرفتار کر لیا گیا کیونکہ مقصد یہی تھا کہ میرٹ اور انصاف کے مطابق اس کی انکوائری کی جائے گی لیکن ابھی اس انکوائری میں ان کے گناہ گار ہونے یا بے گناہ ہونے کا

فیصلہ ہونا تھا کہ کل چند نامعلوم افراد جن کی تعداد چار پانچ کے قریب بتائی جاتی ہے کہ جب وہ عدالت سے پیشی کے بعد باہر آ رہے تھے تو انہوں نے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں یہ دونوں مسیحی بھائی ہلاک ہو گئے اور سب انسپکٹر جو انہیں ساتھ لے کر گیا تھا وہ بھی زخمی ہوا اور اس کی حالت بھی کافی critical ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے سکیورٹی انتظامات کی بات کی ہے تو آج صبح وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب نے خود ایک میٹنگ کی ہے جس میں اس بات کو ensure کیا گیا ہے کہ وہاں پر وارث پورہ اور ارد گرد مسیحی آبادی کے foolproof سکیورٹی انتظامات کئے جائیں تاکہ ان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور مقامی انتظامیہ کو یہ warn کیا گیا ہے کہ next 24 hours میں ہر قیمت پر ان ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ میں اس معزز ایوان کو، ہاؤس میں بیٹھے اپنے مسیحی بھائیوں کو اور جو مسیحی بھائی پورے پنجاب اور پاکستان میں بیٹھے ہیں، اس ایوان اور آپ کی وساطت سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس مقدمہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا بھی دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اس بات کو مزید ensure کیا جائے گا کہ security measures زیادہ لئے جائیں تاکہ اس قسم کا واقعہ دوبارہ نہ دہرایا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جس طرح انہوں نے یہ بات بھی کی ہے کہ جنہوں نے یہ غلط الزام لگائے ہیں ان کے بارے میں بھی کچھ کرنا چاہئے۔ مزید ان مسیحی لوگوں کی پوری حق رسی ہونی چاہئے۔

رانا ثنویر احمد ناصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دینا تھا۔

بجلی بند ہونے پر کھاریانوالا گاؤں کے رہائشیوں کے پُرامن احتجاج پر تھانہ بھکھی پولیس کا تشدد اور مقدمہ درج

رانا ثنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ میں ایک کھاریانوالا گاؤں ہے جہاں پر اڑتالیس گھنٹے سے بجلی بند تھی تو لوگوں نے مایوس ہو کر 17 تاریخ کو road block کر دیا اور تین چار گھنٹے لاہور فیصل آباد روڈ بند کیا گیا۔ وہ پُرامن مظاہرہ کر رہے تھے لیکن ان پر پولیس نے بدترین تشدد کیا۔ ایک شخص زخمی ہو گیا اور تین چار لوگوں میں سے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور کسی کا بازو ٹوٹ گیا۔ بجائے اس کے کہ پولیس ان سے معذرت کرتی کہ ہم نے ان پر تشدد کیا ہے بلکہ ان لوگوں پر ایک جھوٹی ایف آئی آر 473/10 تھانہ بھکھی میں درج کی گئی ہے

جس میں پنتیس لوگوں کو نامزد کیا گیا ہے اور پندرہ بیس لوگ نامعلوم رکھے گئے ہیں اور پولیس ان کے گھروں پر raid کر رہی ہے۔ احتجاج کرنا تو کوئی جرم نہیں ہے کیونکہ ان بے چاروں نے کسی املاک کو نقصان نہیں پہنچایا لیکن پولیس بدترین دہشت گردی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ اتوار والے دن کوٹ عبدالمالک جو ہمارے دوست پیر اشرف رسول صاحب کا حلقہ ہے اس میں لوگ پولیس کی in competency کے حوالے سے کہہ رہے تھے کہ ڈکیتیاں بہت زیادہ ہو گئی ہیں اور جرائم بڑھ رہے ہیں جس کے خلاف وہ پُرامن مظاہرہ کر رہے تھے لیکن انتہائی بدترین تشدد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات میں ان کے علم میں لانا چاہوں گا کہ اس وقت شیخوپورہ میں crime بہت بڑھ رہا ہے اور پولیس کے کنٹرول میں کچھ بھی نہیں ہے اس لئے FIR کے اخراج کا حکم جاری فرمائیں اور پولیس کے خلاف بھی کچھ کریں کیونکہ ہمارا ضلع شیخوپورہ بہت اہم ضلع ہے اور وہاں پر crime کا ریٹ بہت بڑھ رہا ہے۔ اس حوالے سے لاء منسٹر صاحب کچھ ضرور عملدرآمد فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بات کے merit میں جائے بغیر کہ احتجاج کرنے والوں کا موقف درست ہے یا نہیں ہے، on the floor of the House on behalf of Punjab Government, on behalf of وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف یہ بات دوٹوک انداز میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہر فرد کا، اس کی اپنی صوابدید کے مطابق کہ اگر ایک بات درست ہے، بھلے وہ غلط بھی ہو تو احتجاج کرنا اس کا آئینی اور جمہوری حق ہے اور اس حق کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے خود بے پناہ قربانیاں دی ہیں، مصیبتیں اٹھائی ہیں اور struggle کی ہے اس لئے احتجاج کرنا حق ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آمریت کے دور میں مال روڈ پر دس آدمی اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے لیکن اب آپ دیکھتے ہیں کہ آئے روز مال روڈ کے اوپر لوگ آئے ہوتے ہیں تو نہ صرف ہم انہیں پُرامن احتجاج کا حق دیتے ہیں بلکہ ان کی بات جا کر خود سنتے ہیں اور کئی دفعہ ان کا وفد سپیکر چیمبر میں آیا اور اس ایوان میں بات ہونے کے بعد وہ معاملہ حل ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ road block کرنا کسی طرح بھی مظاہرین کا حق نہیں ہے۔ تنویر صاحب نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے

تین چار گھنٹے road block کی اور اس کے بعد وہ کھل گئی۔ بات یہ ہے کہ لاہور شیخوپورہ روڈ اگر تین چار گھنٹے blocked رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ مظاہرہ کرنے والے تو تین چار سو ہوں گے لیکن اس مصیبت میں ہزاروں لوگ پھنسے رہے جن میں سے کسی نے خوشی پر جانا تھا اور کسی نے غمی پر پہنچنا تھا یا کسی کا کوئی اور کام تھا اور میرا خیال ہے کہ تین گھنٹے سڑک بند رہنے سے اگلے دس گھنٹوں میں ٹریفک clear نہیں ہو سکتی اس لئے میں اس معزز ایوان کی وساطت سے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پنجاب میں کسی جگہ بھی کوئی آدمی احتجاج کرنا چاہتا ہے تو وہ پر امن احتجاج کرے ہم نہ صرف اسے سنیں گے بلکہ اس کا احترام کریں گے۔ یہ standing instructions ہیں کہ کسی بھی protest کرتے ہوئے آدمی کے خلاف قطعی طور پر طاقت کا استعمال نہ کیا جائے اور انہیں تشدد کا نشانہ نہ بنایا جائے لیکن اپنے ان بھائیوں سے جنہیں کسی نہ کسی وجہ سے کسی سے گلہ ہو اور وہ احتجاج کرتے ہیں، ان سے بھی گزارش ہے کہ وہ road block نہ کریں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں کیونکہ اس صورت میں پھر اس چیز کو حل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے ایف آئی آر کی بات کی ہے تو اگر وہ سڑک بند کرنے سے متعلق نہیں ہے تو یہ میرے نوٹس میں لائیں اور میں اس معاملے کو حل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر وہاں پر سڑک بند ہوئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو کم از کم اس بات کا ضرور احساس ہونا چاہئے کہ انہوں نے پولیس کو نہیں، حکومت کو نہیں بلکہ ہزاروں لوگوں کو اس دن ایک مصیبت میں مبتلا کیا۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! مظاہرین نے جب سڑک کو بند کیا تو ایک گھنٹے بعد بجلی چالو کر دی گئی۔ غریب، بے چارے اور بے کس لوگ کہاں پر جائیں کیونکہ SDO اور SE ان کی بات نہیں سنتے تو مجبور ہو کر وہ احتجاج کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے مگر وزیر قانون صاحب نے on the floor of the House کہہ دیا تو آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو حل کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے یہ عرض کر رہا تھا کہ 29۔جنوری کو اس معزز ایوان نے Indian Trade Transit facility پر ایک Resolution

پاس شدہ Resolution کیا تھا تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر کوئی وقت رکھ دیں کیونکہ یہ اسمبلی سے pass ہے اور انتہائی اہم معاملہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ایک انتہائی اہم خطرے کی نشان دہی کرنا چاہ رہا ہوں کہ ایک چینی کمپنی کو sugar import کرنے کا ٹھیکہ دیا گیا تھا جس نے آرام سے کل کہہ دیا ہے کہ وہ مال نہیں دے سکتی۔ چار ماہ اس نے shipping period گزار دیا اور اس کے 10 کروڑ روپے صرف acuity اور security amount تھی اور اب ایک جھٹکے میں چینی 75 روپے فی کلو پر چلی گئی اس لئے چلی گئی کہ مافیا اس میں involve تھا اور آگے رمضان آ رہا ہے تو اس قوم کا کیا بنے گا؟ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر بھی ابھی بحث رکھیں اور میں ثابت کروں گا کہ یہ ہوا کیا ہے اور یہ چار مہینے انہوں نے shipping period گزار کر اچانک اپنی security ضبط کروا دی اور میں amount نہیں بتانا چاہتا کہ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ رمضان میں چینی کا جو حال ہو گا وہ نہیں بتا سکتا تو یہ دو اہم معاملات ہیں جن پر آپ اجازت دے کر اس پر بحث کروائیں پھر ہم بتائیں گے کہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ آخر ہم نے اللہ اور قوم کو بھی جواب دینا ہے کہ ہم بتائیں ملک کے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ دونوں بڑی اہم باتیں ہیں اس لئے رانا صاحب! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں شیخ صاحب کو بھی بلائیں تاکہ بیٹھ کر اس پر فیصلہ کر کے وقت رکھ لیا جائے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبر شیخ صاحب کی بات درست ہے کہ sugar اور Afghan Transit Trade دونوں بڑے اہم معاملات ہیں لیکن بنیادی طور پر اس ایوان کو چاہئے کہ صوبائی معاملات پر زیادہ وقت اور توجہ دے۔ جہاں تک Transit Trade Agreement کی بات ہے تو اس پر قومی اسمبلی میں بحث ہونی ہے جو کہ proper forum ہے، جہاں پر تمام جماعتوں کے نمائندے موجود ہیں اور وہ اس پر discuss کریں گے۔ اگر وہ ملکی مفاد میں نہ ہوا تو وہ Agreement pass نہیں ہو گا۔ اسی طریقے سے چینی کا issue بھی مرکزی حکومت کا ہے تو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں بھی بعض ایسے اہم issue کو از خود نوٹس پر discuss کیا جاتا ہے اس لئے میرے خیال میں اس issue پر discuss کرنے سے بہتر ہے کہ صوبائی معاملات کو take up کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی سمجھتے ہیں کہ دستخط ہو گئے ہیں اور effective date بھی آ گئی ہے تو اب بحث میں کیا ہو گا؟۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ دونوں اہم issues ہیں اور پنجاب اس وقت نو کروڑ عوام کا صوبہ ہے اور ہمیں تو یہ دیکھنا ہے نہ کہ یہ ہو رہا ہے۔ واہگہ بارڈر کو ہندوستان کے لئے کھول دیا گیا ہے جس سے سب سے زیادہ پنجاب متاثر ہو گا تو میرا مقصد صرف آپ کو بتانا ہے۔ میں نے جنوری میں کہا تھا کہ ہیلری کلنٹن نے یہ بات کہہ دی ہے کہ ہم ان سے transit route لے لیں گے اور وہی ہوا۔ میں کوئی نجومی نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس حوالے سے جو جذبات آپ کے ہیں Chair کے بھی وہی ہیں لیکن میں نے اس ایوان کو Rules of Procedure کے مطابق چلانا ہے۔ آپ بیٹھ کر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بات کر کے دیکھ لیں اور جس طرح منسٹر صاحب نے نشاندہی کی ہے تو انشاء اللہ اس پر بالکل discussion بھی ہو گی اور یہ اس ایوان کا حق ہے لیکن اس کا طریق کار اختیار کریں پھر اس کے بعد ہم اسے بالکل take up کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری وزیر قانون سے بات ہوئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر ہم تحریک التوائے کار لائیں گے تو اسے out of turn debate کے لئے take up کر لیں گے جس پر سب لوگ اپنا opinion express کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ایک legal procedure adopt ہو گا تو پھر ہی بات ہو گی۔

جناب عبدالوحید چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالوحید چودھری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اور وزیر قانون صاحب کی بھی توجہ چاہوں گا کہ جو ایک کمیٹی journalists اور Parliamentarians کی بنی ہے۔ میں توجہ چاہوں گا کہ میرے خلاف ملتان پریس کلب میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالوحید صاحب! ذرا میری بات سن لیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ آپ on the floor of the House یہ بات پہلے بھی لے کر آئے تھے۔ آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ

بیٹھ جائیں اور جو زیادتی آپ کے ساتھ ہوئی ہے لاء منسٹر صاحب اسی کمیٹی میں اس کو discuss کر کے اس کا حل بھی نکال لیں گے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میاں وحید صاحب نے میرے ساتھ بات کی ہے اور میں نے ان کو بھی یہی عرض کیا اور ان سے پہلے لنگڑیال صاحب نے یہ بات کی ہے۔ چونکہ یہ معاملہ صرف میرے تک ہی نہیں ہے، ایک کمیٹی ہے، اس کے ممبران ہیں اور اس میں پریس گیلریز سے بھی ہیں۔ لنگڑیال صاحب بھی اور یہ دونوں تحریری طور پر مجھے پہنچادیں یا کائرہ صاحب کو پہنچا دیں کیونکہ وہ اس کمیٹی کے کنوینر ہیں۔ ہم اجلاس بلا کر ان کو بھی بلالیں گے اور اس معاملے کو discuss کر لیں گے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ ایک ہی تحریک استحقاق نمبر 26 سید محمد رفیع الدین بخاری کی طرف سے ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس کو جمعرات تک pending کر دیا جائے۔ یہ جمعرات تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 497/2010 محترمہ نگہت ناصر شیخ کی طرف سے ہے، وہ اسے پیش کریں۔

میو ہسپتال لاہور کی جدید پی سی آر (مشین) بند ہونے سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو ٹیسٹ کروانے میں دشواری کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "میو ہسپتال لاہور کی پی سی آر مشین دو ہیپاٹائٹس ٹیسٹوں کے بعد بند "مریضوں کو جناح ہسپتال بھجوایا جارہا ہے۔ ایک سال تک ٹیسٹ نہیں کر سکتے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی میں ڈیٹا کی جدید ترین مشین پی سی آر کی تنصیب جنوری میں

ہوئی۔23۔جنوری2010 کو اس مشین کا افتتاح کیا گیا۔افتتاح کے بعد اس مشین پر ہیپاٹائٹس کے صرف دو ٹیسٹ ہوئے، اس کے بعد نامعلوم وجوہ کی بناء پر مشین کو کمرہ میں بند کر دیا گیا جبکہ میو ہسپتال میں آنے والے سینکڑوں مریضوں کو ہیپاٹائٹس (سی) کے ٹیسٹ کے لئے جناح ہسپتال بھجوایا جارہا ہے اس سلسلہ میں جب یونیورسٹی کے ترجمان ڈاکٹر تبسم سے بات کی تو انہوں نے کہا جس نے یہ مشین عطیہ میں دی ہے اس نے معاہدہ کیا تھا کہ اس مشین پر ایک سال تک ہیپاٹائٹس (سی) یا ایچ آئی وی ٹیسٹ نہیں ہو سکتے جبکہ پی سی آر مشین پر انفلوئنزا ٹی بی سمیت دوسری اچھوتی بیماریوں کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔جب ان سے کہا گیا کہ کیا HIV یا ہیپاٹائٹس (سی) اچھوتی بیماریاں نہیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ جنوری 2011 تک وہ انفلوانزا ٹی بی وغیرہ کے ٹیسٹ ہوں گے، اس کے بعد مشین تمام ٹیسٹوں کے لئے open کر دی جائے گی۔ میو ہسپتال کی انتظامیہ کی طرف سے مریضوں کو ٹیسٹوں کے لئے جناح ہسپتال بھیجنا سراسر زیادتی ہے۔میو ہسپتال کی انتظامیہ کے اس رویہ کی وجہ سے نہ صرف اہل لاہور بلکہ صوبہ پنجاب کے دور دراز علاقوں سے آنے والے مریضوں کو اس وقت جس دشواری اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ دو دن قبل اس کا نوٹس موصول ہوا تھا اس کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ next week تک pending کی جاتی ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر درج ذیل مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔پہلی قرارداد جناب خرم نواب کی ہے۔ان کی طرف سے ایک application ہے کہ اس کو محسن لغاری صاحب پیش کریں گے۔ چونکہ محسن لغاری صاحب بھی موجود نہیں ہیں اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔دوسری قرارداد ڈاکٹر سامیہ امجد کی ہے، وہ

موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ سیمل کامران کی ہے، وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ بھیdispose of کی جاتی ہے۔ چوتھی قرارداد انجینئر شہزادالٰہی کی ہے، وہ موجود نہیں ہیں یہ dispose of کی جاتی ہے۔ پانچویں قرارداد چودھری ظہیرالدین کی ہے وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو قراردادیں جمع کروائی جاتی ہیں ان کی باقاعدہ belting ہوتی ہے۔ کچھ قراردادیں رہ جاتی ہیں اور کچھ قراردادیں pick ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن اور بالخصوص قائد حزب اختلاف کا اس سلسلے میں آج حاضر نہ ہونا، کیونکہ یہ تمام قراردادیں مفاد عامہ میں تھیں اور میں ان کو oppose کرنے نہیں جارہا تھا۔ یہ آج carry ہوتیں لیکن ان کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ dispose of ہوئی ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! کوئی پانچ چھ دن قبل مواصلات پر بحث تھی تو میں نے اس پر بھی point out کیا تھا۔ آج جب بارش ہو گئی ہے تو مجھے اپنے حلقہ سے بار بار telephonically message بھی آرہے ہیں اور ٹیلیفون بھی آرہے ہیں۔ اس وقت لاہور، جڑانوالا شرقپور روڈ بند پڑی ہے۔ دونوں طرف کی فیصل آباد جڑانوالا سے ٹریفک آرہی ہے وہ بھی رکی ہوئی ہے اور جو لاہور سے فیصل آباد جڑانوالا موڑ کھنڈا اور بالخصوص سید والا رائے صاحب کے گاؤں کو جو جارہی ہے وہ بھی بند ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! میری ایک عرض سن لیں۔ basically جو House کا ٹائم ہوتا ہے یہ بڑا قیمتی ہوتا ہے اور یہاں پر وہ issues discuss ہوتے ہیں، آپ ٹریژری بنچوں کا حصہ ہیں۔ آپ اپنے متعلقہ منسٹر یا گورنمنٹ کے عہدیداران سے بات کریں اور اگر آپ کا مسئلہ حل نہیں ہوتا تو پھر آپ یہاں لے کر آئیں۔ This is no way کم از کم House کا ایک procedure ہے۔ آپ Rules

of Procedure کو پڑھیں اور اس کے بعد بات کریں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ ان کی بات سن لیں اور جو بھی ان کا مسئلہ ہے وہ حل کروائیں۔ بہت شکریہ

رانا محمد افضل خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ایک قرارداد out of turn آئی ہے پہلے وہ لے لیں پھر میں آپ کو floor دے دیتا ہوں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں قرارداد کے بارے میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ میری بھی ایک قرارداد admitted ہے اگر اجازت دے دیں تو میں پڑھ دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے سیکرٹری صاحب سے مل لیں اتنی دیر میں ہم پہلی قرارداد کو دیکھ لیتے ہیں۔ چودھری محمد ایاز ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حکومتوں کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کرائے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

چودھری محمد ایاز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حکومتوں کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کرائے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حکومتوں کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کرائے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس پر کسی نے oppose نہیں کیا اس لئے یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے حکومتوں کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کرائے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

مقامی حکومتوں اور کنٹونمنٹس کے علاقوں میں انتخابات ایک ساتھ کروانے کا مطالبہ

چودھری محمد ایاز: جناب سپیکر!

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ہونے والے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں میں بھی مقامی حکومتیں قائم ہو سکیں اور آئین کے تحت حق نمائندگی ان علاقوں کے رہائشیوں کو بھی حاصل ہو جس سے وہ پچھلے گیارہ سال سے محروم ہیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ہونے والے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی انتخابات کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں میں بھی مقامی حکومتیں قائم ہو سکیں اور آئین کے تحت حق نمائندگی ان علاقوں کے رہائشیوں کو بھی حاصل ہو جس سے وہ پچھلے گیارہ سال سے محروم ہیں۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ آئندہ چند ماہ میں ہونے والے مقامی حکومتوں کے انتخابات کے ساتھ کنٹونمنٹس کے زیر انتظام علاقوں میں بھی

انتخابات کروائے جائیں تاکہ ان علاقوں میں بھی مقامی حکومتیں قائم ہو سکیں اور آئین کے تحت حق نمائندگی ان علاقوں کے رہائشیوں کو بھی حاصل ہو جس سے وہ پچھلے گیارہ سال سے محروم ہیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا افضل صاحب!

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اگر آپ اس کی فائل بنوا لیتے کیونکہ ابھی اس کی فائل نہیں بنی اس لئے اس کو آئندہ آنے والے پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے pending کر لیتے ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! اس کی پھر سے قرعہ اندازی تو نہیں ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس کو آئندہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کو لے لیا جائے گا۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 21۔جولائی 2010 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔